No. 9

THE
NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS
OF
THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 22nd August, 1974

(Contains Nos. 1—27)

CONTENTS

Pages

1. Cross-examination of the Qadiani Group Delegation 1104–1150
2. Review of progress of the Cross-examination 1151
3. Reading of Ayat or Ahadith in the Cross-examination 1151–1152
4. Urgency of the Cross-examination 1153
5. Procedure of the Cross-examination 1153–1156
6. Cross-examination of the Qadiani Group Delegation 1156–1211
7. Statement *Re:* Tarbela Mishap 1211–1214
8. Cross-examination of the Qadiani Group Delegation—*Continued* 1214–1239

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD
PUBLISHED BY THE NATIONAL BOOK FOUNDATION, ISLAMABAD

No. 9

THE

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA TO CONSIDER THE QADIANI ISSUE

OFFICIAL REPORT

Thursday, the 22nd August, 1974

(Contains Nos. 1—27)

NATIONAL ASSEMBLY OF PAKISTAN

PROCEEDINGS OF THE SPECIAL COMMITTEE OF THE WHOLE HOUSE HELD IN CAMERA

Thursday, the 22nd August, 1974

The Special Committee of the Whole House met in camera in the Assembly Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock, in the morning, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN

Mr. Chairman: They may be called. I will request the honourable members to be attentive. The Delegation is coming.

(Interruption)

(The Delegation entered the Chamber)

جناب چیئرمین: وہ ذرا پنکھے فٹ ہو رہے ہیں۔

(وقفہ)

Mr. Chairman: The honourable members can shift to that side .

So we start with the proceedings.

Mr. Attorney General.

جناب یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل پاکستان): مرزا صاحب کل آپ فرما رہے تھے کہ یہ جہاد ملتوی یا منسوخ مہدی کے زمانے کے لئے ہے۔ ان کا آپ پیریڈ متعین کر رہے تھے......

مرزا ناصر احمد (گواہ سربراہ جماعت احمدیہ، ربوہ): نہیں ٹھیک ہے، آپ کر لیں بات، پھر ان سب سے......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور اس کے بعد، ان کی وفات کے بعد پھر ہو سکتا ہے جہاد، یہ آپ کہہ رہے تھے، ......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ہو سکتا ہے، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......میں نے کہا حالات پر depend کر رہا ہے، اگر شرائط پھر آ گئیں تو پھر جہاد ہو سکتا ہے، مگر صرف یہ مرزا صاحب کی زندگی میں شرائط پوری نہیں ہونگی؟

مرزا ناصر احمد: شرائط پوری نہیں ہونگی۔

جناب یحییٰ بختیار: شرائط پوری نہیں ہونگی، اور وہاں یہ suspended سمجھئے یا ملتوی سمجھیں یا منسوخ سمجھیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ، ......

جناب یحییٰ بختیار: ان کی زندگی میں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......''حرام'' بھی تو لفظ استعمال ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یعنی ''حرام'' اس معنی میں ......

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ شرائط نہیں ......

مرزا ناصر احمد: ......کہ شرائط نہ ہوں......

جناب یحییٰ بختیار: ......اور نہ ہونگی۔

مرزا ناصر احمد: اگر شرائط نہ ہوں اور جہاد کیا جائے تو وہ ایک حرام فعل ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: حرام ہوتا ہے تو اس لئے ان کی زندگی میں یہ حرام ہے کیونکہ شرائط نہیں ہونگی اور نہ ہو سکتی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ان کے دعویٰ میں ______ پیدائش کے وقت نہیں ______ دعوائے مسیحیت اور وصال کے درمیان کے زمانے میں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ limited period ہوگا؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اس پر مجھے یہ بھی یاد آ گیا کہ ایک سوال ہے، یہاں آپ سے پوچھ لیتا ہوں، کہ مرزا صاحب نے دعوائے مسیحیت کب کیا؟

مرزا ناصر احمد: 1891ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: 1891ء؟

Mirza Nasir Ahmad: Eighteen ninety-one

جناب یحییٰ بختیار: اور اس سے پہلے انہوں نے جو کوئی دعویٰ کیا، مجدد یا محدث کا claim کیا؟

مرزا ناصر احمد: اس سے پہلے، دو سال پہلے، eighteen eighty-nine بیعت کا سال ہے، یعنی جب جماعت بنائی، لیکن اس وقت دعویٰ کوئی نہیں تھا اور جو بیعت کی غرض تھی وہ یہی کہ ”میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ تعلق رکھ کے لوگ کچھ سچے اور پکے مسلمان بن جائیں اور خدمت اسلام کا ان سے کام لیا جا سکے“۔

جناب یحییٰ بختیار: اور امتی نبی کا دعویٰ کس date کو ہوا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو مسیحیت ہے نا، مسیح کے متعلق ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ امتی نبی ہوگا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں کہتا ہوں مرزا صاحب نے کب پہلے کہا کہ ’’میں امتی نبی ہوں‘‘؟

مرزا ناصر احمد: وہی 91ء میں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی 1891ء میں دونوں باتیں ____ اسی ......

مرزا ناصر احمد: وہی، میں نے کہا تھا، اُسی سے استدلال ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس سے لیکر ان کی وفات تک اٹھارہ سو...... 1908ء تک......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... اس پریڈ میں جو ہے جہاد آپ کے نقطہ نظر سے شرائط اس کی نہیں ہوسکتی تھیں؟

مرزا ناصر احمد: شرائط نہ ہوسکتی تھیں، نہ ہندوستان میں ہوئیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ ہوئیں؟

مرزا ناصر احمد: نہ، نہ۔

جناب یحییٰ بختیار: اور باقی دنیا میں بھی نہیں ہوئیں؟ صرف آج کی دنیا میں ہوئیں؟

مرزا ناصر احمد: باقی دنیا میں تو دنیا کی تاریخ دیکھیں گے تو فیصلہ کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے تو کل یہی عرض کیا تھا، مرزا صاحب! کہ ایک اور شخص نے دعویٰ کیا کہ وہ مہدی ہے۔ اُس نے جہاد کا اعلان بھی کیا۔ اب یہ میں کہتا ہوں کہ اسی پیریڈ میں ہے......

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں اس پیریڈ میں نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: بس ٹھیک ہے، وہ تو historical fact ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو historical fact ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ کا خیال ہے......

مرزا ناصر احمد: تو آپ کو کل کسی نے یعنی......ٹھیک ہے، ہمارے لئے مشکل ہے، آپ کے لئے بھی مشکل ہے، کوئی وقت کی تعین نہیں ہوئی سوڈانی مہدی کی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، میں نے کہا۔ آپ نے کہا کہ شاید تھوڑا پیریڈ ان کا contemporary ہو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ میں definitely کہہ سکتا ہوں نہ آپ نے کہا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے کہا کہ تھوڑا پیریڈ contemporary ہو۔ ممکن ہے وہ پیریڈ وہ ہو جب انہوں نے دعویٰ نہ کیا ہو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور یہ ممکن ہے وہ ہو جو ان کی وفات کے بعد؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ ہے کہ ہو سکتا ہے بالکل ہی اس پیریڈ میں دعویٰ کیا نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کیا ہی نہ ہو۔

مرزا ناصر احمد: میں شاگرد بن کے علم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگر کوئی آپ کے علم میں ہو تو آپ مجھے بھی بتا دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: میں نے تو بہت کچھ سیکھا ہے، مجھے تو کسی چیز کا علم ہی نہیں تھا اس کا۔ تو مرزا صاحب! پھر اس کا مطلب یہ ہو گیا کہ یہ شرائط جہاد کے بارے میں ......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) شرائط نکالو۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... مرزا صاحب کی وفات کے بعد ......

مرزا ناصر احمد: ہو سکتی ہیں اور پھر جو شرائط ہیں، ابھی ہم فلسفانہ بات کر رہے ہیں تو ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہئیے کہ شرائط، کے متعلق ہمارے دوسرے بھائیوں کا کیا فتویٰ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، یہ تو ...... اس میں تو کوئی، جہاں تک مجھے ......

مرزا ناصر احمد: میں ایک منٹ میں بتا دیتا ہوں، یعنی لمبا نہیں، ایک منٹ میں۔ یہ ہے اہل حدیث کا فتویٰ ____ آپس میں اختلاف ہو سکتے ہیں ____ میں نے صرف مثال کے طور پر ایک لے لیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ چار شرائط ہیں۔ اول یہ کہ امت مسلمہ کا ...... اول یہ شرط ہے کہ امت مسلمہ کا ایک امام اکبر ہو ____ یہ شرط ہے جہاد کی ____ امت مسلمہ میں ایک خلیفہ جو ساری دنیا کے مسلمان اس کو اپنا امام مانتے ہوں۔ پہلی شرط یہ ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جس قسم کی بھی جنگ ہو اس کے لئے مناسب ہتھیار مہیا ہو سکیں اور ہوں۔ یہ شرط "فتاویٰ نظیریہ" میں ہے۔ مثلاً آج کی ایٹمی جنگوں میں ایٹمی ہتھیار ہونے چاہئیں، اس فتویٰ کی رو سے۔ اسباب لڑائی کا مثل ہتھیار وغیرہ کے مہیا ہو میں یہ ایک ایک فقرہ لے رہا ہوں۔ اس کی اگر نہ سمجھ آئے تو میں کر دوں گا ____ دوسرا یہ کہ اسلامی دینی جہاد کے لئے ایک base ہونی چاہئیے دینی کوئی ملک ہو جہاں سے سارا جہاد جو دنیا کا ہے اس کو کنٹرول کیا جا سکے، رسد مہیا کی جا سکے، ہتھیار مہیا کئے جا سکیں۔ آدمی مہیا کئے جا سکیں۔ تیسری شرط ہے ____ base کا ہونا۔ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا لشکر اتنا ہو کہ کفار کے مقابلہ میں مقابلہ کر سکتا ہو، یعنی

کفار کے لشکر سے آدھے سے کم نہ ہو۔ یہ جہاد کی چوتھی شرط اہل حدیث کے نزدیک ’’فتاوی نظیریہ‘‘ جلد سوم میں ہے۔ مثلاً اگر ______ ذرا میں مثال دے کر اس کو واضح کر دیتا ہوں ______ اگر بیس لاکھ کی فوج امریکہ کی مسلمان ملک پر حملہ آور ہو تو دینی جہاد کے لئے ضروری ہے کہ دس لاکھ کی فوج مسلمانوں کی بھی ہو ’’فتاوی نظیریہ‘‘ کے مطابق۔

جناب یحیٰی بختیار: یعنی دو کے مقابلے میں ایک؟

مرزا ناصر احمد: ہاں دو کے مقابلے میں۔ انہوں نے آگے ______ میں نے مختصر بتایا ہے ______ کہ قرآن کریم سے استدال کیا ہے، اپنے رنگ میں۔ یہ ضروری تھا کیونکہ ’’ہم جہاد، جہاد‘‘ کہتے ہیں، شرائط کا نام لیتے ہیں، اور ہمارے ذہن میں رہنی چاہئیں شرائط۔

جناب یحیٰی بختیار: نہیں، یہ شرائط تو آنخضرتؐ کے زمانے سے آرہی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: یہ شرائط؟

جناب یحیٰی بختیار: میں ان کا نہیں خاص کر رہا، جو شرائط جہاد......

مرزا ناصر احمد: جو ’’شرائط جہاد‘‘ کے نام سے آنخضرتؐ کے زمانے......

جناب یحیٰی بختیار: وہ تو اس زمانے سے ہیں۔ اس زمانے سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی؟

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب نے اُن شرائط میں جو آنخضرتؐ کے زمانے سے آرہی ہیں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

جناب یحیٰی بختیار: سوائے اس کے کہ ایک روایت یہ ہے کہ جب مہدی آئے گا جہاد ختم ہو گا؟

مرزا ناصر احمد: ’’یضع الحرب‘‘ آپ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے......

جناب یحیٰی بختیار: نہیں میں وہی کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: ......کہ مہدی کی زندگی میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہوں گی، اور اس واسطے دینی جنگ جو ہے وہ نہیں ہو گی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ نہیں ہو گی۔ اس کے بعد پھر ہو سکتی ہے؟

مرزا ناصر احمد: ہو سکتی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو جہاں تک احمدیہ طبقے کا تعلق ہے یا Community کا تعلق ہے، ان پر ابھی وہ جو مرزا صاحب کے قول ہیں کہ ''جنگ حرام ہے'' ''جہاد حرام ہے'' وہ ابھی نہیں apply کرتا آپ پہ؟

مرزا ناصر احمد: یہ ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگیوں میں یا ہمارے بچوں کی زندگیوں یا ان بچوں کے بچوں کی زندگیوں میں یا آئندہ آنے والی کسی نسل میں جو جماعت احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والی ہے، شرائط جہاد پوری ہو جائیں اور اس وقت وہ سارے مسلمانوں کے ساتھ مل کر دینی جہاد میں شامل ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا تھا، مرزا صاحب! یہ directives جو ہیں مرزا صاحب کے، وہ اپنی Community یا فرقے یا احمدی، ان سے کہہ رہے ہیں ____ ممکن ہے سب مسلمانوں کو کہہ رہے ہوں ____ مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک ہے، اپنے آپ کو، تو ٹھیک ہے۔

(At this stage Mr. Chairman vacated the chair which was occupied by Prof. Ghafoor Ahmad)

جناب یحییٰ بختیار: ان کو یہ ہدایت کر رہے ہیں، ان کو یہ instructions دے رہے ہیں، ان کو directions دے رہے ہیں کہ یہ آپ کے لئے ملتوی یا منسوخ ہے یا حرام ہے؟

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ جو ہے ۱۹۰۸ء تک تھا، اس کے بعد آپ پر حرام نہیں ہے، اگر حالات آ گئے تو؟

مرزا ناصر احمد: بجائے اس کے کہ میں جواب دوں، بانی سلسلہ احمدیہ نے اس کے متعلق جو لکھا ہے وہ میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں سنا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: اور یہ ذرا دو چار منٹ لگیں گے، تشریف رکھیں:

’’اس زمانے میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے، یعنی جہاد صغیر سے جہاد کبیر کی شکل ......‘‘

اس کے بعد آخری فقرہ آپ کا یہ ہے:

’’جب تک یہی جہاد ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کر دے ......‘‘ اور یہ ’’ضمیمہ تحفہ گولڑویہ‘‘ میں عربی کی عبارت ہے، بڑی واضح ہے۔

(اس میں کوئی شک نہیں کہ شرائط جہاد، وجوہ جہاد اس زمانے میں اور ان ملکوں میں، معدوم ہیں)

’’فالیوم......‘‘

اس لئے کیونکہ شرائط جہاد معدوم ہیں اس لئے:

(مسلمانوں کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ دین کی جنگ، جہاد کریں)۔

وہ جو میں نے آپ کو بات کہی تھی نا، آنحضرت کی زندگی میں اور رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ نزول مسیح کے وقت جہاد کی شرائط جو ہیں وہ نہیں پائی جائیں گی:

(یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی حکومت مسلمانوں پر مسلمان ہونے کی وجہ سے ــــــ ویسے تو بڑی ظالم حکومتیں تھیں ــــــ لیکن یہ وہ زمانہ ہے جس میں کوئی ملک ایسا نہیں جس میں مسلمان پر اس کے اسلام کی وجہ سے ظلم کیا جاتا ہو)

(اور نہ کوئی حاکم پایا جاتا ہے جو اسلام، جو اس کا دین ہے، اس کی وجہ سے اس کے خلاف کچھ احکام جاری کر رہا ہو۔)

(اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے شرائط کے نہ پورا ہونے کی وجہ سے اس زمانے میں اپنے حکم کو دوسرا رنگ دیا ہے۔)

اس زمانے میں ــــــ بڑی واضح ہے یہ عبارت ــــــ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس زمانے کے متعلق پھر آپ ایک نظم میں لکھتے ہیں:

''فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ
عیسیٰ مسیح ہی جنگوں کا کردے گا التوا''

ویسے وہ ''حرام'' کا لفظ وہ پہلے میں ہے، اور بڑی وضاحت سے وہ ''حرام'' کے معنی ہمیں بتا رہا ہے۔

پھر آپ اپنی ایک دوسری کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

''صحیح بخاری کی......

بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے:

یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دے گا۔ تو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں، دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی ذہن کو ترقی دیں اور دردمندوں

کا ہمدرد بنیں، زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا۔ اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکہ ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب کے......''

وہ مثال دی ہے۔ یہ ہے جہاد پر آپ کی کتاب:

''......قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو۔ نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا تھا۔ کیونکہ وہ تلوار دین کے پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی۔ بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے''۔

ظاہر ہے یہاں ''مخالف'' عیسائی وغیرہ ہیں جو اعتراض کرتے ہیں:

''خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے:

یعنی دین اسلام میں جبر نہیں۔ تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا اور جبر کے کون سے سامان تھے۔ کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے، باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں۔ اور جب ہزار تک پہنچ جائیں تو لاکھ دشمنوں کو شکست دے دیں اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کے لئے

بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹا دیں اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہر کر دیں۔ اور خدا کی توحید کو پھیلانے کیلئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچتے ہیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر ایک قسم کی صعوبتیں اٹھا کر چین تک پہنچیں، نہ جنگ کے طور پر بلکہ درویشانہ طور پر اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام کریں، جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت واسطے کئی کروڑ مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جائیں۔ اور پھر ٹاٹ پوش درویشوں کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں۔ بہت سے حصہ آریہ ورتھ کو اسلام سے مشرف کر دیں، اور یورپ کی حدود تک لا الہ الا اللہ کی آواز پہنچا دیں۔ تم ایماناً کہو، کیا یہ کام ان لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں، جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر جاتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔" ("پیغام صلح")۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

"مسیح دنیا میں آیا تا کہ دین کے نام سے تلوار اٹھانے کے خیال کو دور کرے۔ اور اپنے حجج اور براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت کے لئے تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہیں بلکہ اس کی تعلیم کی ذاتی خوبیاں اور اس کے حقائق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزیں ہیں جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ تمام لوگ آگاہ رہیں جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ

اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لئے کسی جبر کی محتاج نہیں۔ اگر کسی کو......''

آگے آپ نے نے فرمایا:

''اب تلوار کے ذریعے اسلام کی اشاعت کا اعتراض کرنے والے سخت شرمندہ ہونگے''۔

''یہ ملفوظات''

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''پس جس حالت میں اسلام میں یہ ہدایت ہی نہیں کہ کسی جبر و قتل کی دھمکی سے دین میں داخل کیا جائے تو کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کا انتظار کرنا سراسر لغو اور بیہودہ ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآنی تعلیم کے برخلاف کوئی ایسا انسان بھی دنیا میں آوے جو تلوار کے ساتھ لوگوں کو مسلمان کرے''۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''جبکہ یہ سنت اللہ کہ یعنی تلوار سے ظالم اور منکروں کو ہلاک کرنا______ قدیم سے یہ سنت اللہ ہے، یعنی تلوار سے ظالم، منکروں کو ہلاک کرنا، قدیم سے چلی آتی ہے تو قرآن شریف پر کیوں خصوصیت کے ساتھ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کیا موسیٰ کے زمانے میں خدا کوئی اور تھا اور اسلام کے زمانے میں کوئی اور ہو گیا۔ یا خدا تعالیٰ کو اس وقت لڑائیاں پیاری لگتی تھیں اور اب بری دکھائی دیتی ہیں۔ اسلام نے صرف ان لوگوں کے خلاف تلوار اٹھانے کا حکم فرمایا ہے جو اول آپ پر تلوار اٹھائیں اور ان ہی کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جو اول آپ کو قتل کریں۔ یہ حکم ہرگز نہیں دیا کہ تم ایک کافر بادشاہ کے تحت

میں ہو اور اس کے عدل و انصاف سے فائدہ اٹھا کر اسی پر باغیانہ حملہ کرو۔ قرآن کی رو سے یہ بدمعاشوں کا طریق ہے نہ کے نیکوں کا۔ لیکن توریت نے یہ فرق کسی جگہ نہیں کھول کر بیان فرمایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف اپنے جلالی اور جمالی احکام میں اس خط مستقیم ، عدل اور انصاف، رحم اور احسان پر چلتا ہے جس کی نظیر دنیا میں کسی کتاب میں موجود نہیں"۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

(کہ ان لوگوں کے خلاف اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے مومنوں پر کہ ان سے لڑائی کریں جو جبراً اپنے مذہب میں داخل کرتے ہیں اور مومنوں کو ان کی عبادات سے روکتے ہیں......)۔

یہ لمبی عبارت ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کا ترجمہ کر دیتا ہوں۔ اور بد ایک اور ......ہاں، یہ ترجمہ ہے۔ لیکن یہ ترجمہ اس کے ساتھ میں نے کیا، کروایا ہوا ہے۔ لیکن ویسے بھی کر سکتا تھا یہ رکھا بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد کے متعلق جو فرمایا بڑا واضح ہے۔ یہاں شرائط کا، حکم کا کس معنوں میں حکم ہے، وہ میں نے پڑھ دیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ آپ نے سنا دیا ایک بات پر جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر مرزا صاحب! کوئی سوال ہی نہیں آیا۔ آپ کے سامنے، نہ کوئی dispute ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے کوئی پھیلانا چاہتا ہے۔ یہ غلط conception ہے۔ سب مسلمان جانتے ہیں، سب مانتے ہیں کہ اسلام میں defensive war ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، یعنی......

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے بڑا emphasize کیا کہ تلوار کے زور سے پھیلا۔ میں اس کی بات ہی نہیں کرتا۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بات عیسائی کہتے ہونگے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی مسلمان عالم جو ہے وہ جانتا ہے کہ تلوار کے زور سے اسلام کبھی نہیں پھیلایا جا سکتا۔

مرزا ناصر احمد: الا ماشاء اللہ۔

جناب یحییٰ بختیار: کوئی compulsion نہیں ہے۔ اس پر تو کوئی dispute ہی نہیں ہے۔ dispute تو اس بات کا ہے کہ جب جہاد لازم ہو، شرائط موجود ہوں، آپ فرماتے ہیں کہ مہدی کے زمانے میں وہ نہیں ہو گا کیونکہ مہدی کی موجودگی میں شرائط ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی وجہ آپ نے بتائی ہے۔

مرزا ناصر احمد: ______ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ______ ایسا نہیں ہونگی۔

جناب یحییٰ بختیار: وہی میں کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، نہیں، کہاں، کہیں ہوئیں؟

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے جو حدیث بخاری شریف سے پڑھکر سنائی، وہ تو کہتے ہیں کہ وہ جہاد کا خاتمہ کر دے گا، جو آپ کے words ہیں۔ تو اس کے بعد تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ پھر بھی شرائط آئیں گی۔ یہ ذرا آپ explain کر دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ''خاتمہ'' سے میرا مطلب اٹھارہ سال کے لئے یا سترہ سال کے لئے، یہ تو نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: میں جواب دے دوں۔

''خاتمہ کردے گا''۔

کے معنی اور بانی سلسلہ احمدیہ کی دوسری تحریرات اور ارشادات ''خاتمہ کر دینے'' کے معنی کرتے ہیں کہ اپنی زندگی کے متعلق وہ یہ کہے گا کہ ''میرے زمانے میں ایسا نہیں ہوگا''۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی ۱۸۹۱ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک۔ اس زمانے کے لئے؟

مرزا ناصر احمد:

جناب یحییٰ بختیار: یہ بخاری کی حدیث جو ہے اس کا application اسی زمانے کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: اسی زمانے کے متعلق ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اور زمین میں جو صلح پھیل جائے گی وہ بھی اسی زمانے کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''زمین میں صلح پھیل جائے گی'' یہ جو ہے، یعنی جو ......اس کے ایک تو معنی یہ ہیں کہ نوع انسانی کا دماغ theoretically اس نتیجے پر پہنچ جائے گا کہ عقائد کو جبر سے نہیں بدلا جا سکتا۔ اس لحاظ سے صلح پھیل گئی۔ جہاں تک کہ ہمارے قابل احترام ہمسایہ ملک چین کے صدر، چیئرمین ماؤزے تنگ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے _____ جیسا کہ میرے خطبے میں بھی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ کے خطبے میں ہے؟

مرزا ناصر احمد: ......جبر کے ساتھ دل کے عقائد کو بدلنے کا تصور احمقانہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ ”تو صلح پھیل گئی“ کے ایک معنی یہ ہیں کہ دنیا اپنے لمبے تجربے کے بعد ......اس کا کئی صدیوں میں ...... عسائیت میں فرقہ ورانہ فساد ہوئے اور inquestions ہوئیں بڑی horrible ۔ وہ زمانہ ہے عیسائی دنیا کا۔ لیکن ان سارے زمانہ میں انسان ان زمانوں میں سے گزر کر اس نتیجے تک پہنچ گیا، انسان بحیثیت مجموعی، کہ اب ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ انسان نے جبر سے عقائد تبدیل کرنے کے لئے جو ہزاروں سال کوششیں کی اس کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اس لئے عقائد کی تبدیلی کے لئے جبر نہیں کیا جانا چاہیئے۔ یہ ایک صلح ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اب، ہاں، دنیا اس نتیجے پر پہنچ گئی آپ کے نقطہ نظر سے، کہ دین کے معاملے میں وہ جبر نہیں کرتے تو اس لئے ۱۹۰۸ء کے بعد بھی یہ حالات موجود ہیں پھر؟

مرزا ناصر احمد: موجود ہیں۔ لیکن بدلنے کا امکان بھی ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ ......

مرزا ناصر احمد: ابھی تو موجود ہیں، ہمارے نزدیک، لیکن بدلنے کا امکان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو مرزا صاحب کی direction ہے کہ ”آپ کے لئے حرام ہے“ یہ آپ کہتے ہیں کہ یہ سارا سترہ اٹھارہ سال کے پیریڈ کے لئے ہے، بعد میں حالات change ہو سکتے ہیں کہ جہاد جائز ہو سکتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: میں یہ کہتا ہوں کہ جو یہ فرمایا کہ ”تمہارے لئے حرام ہے“ اس پر بھی ......اس پر عمل کرنا بھی چاہیئے اور اتنا ہی عمل اس پر کرنا چاہیئے۔ ”جب حالات بدل جائیں اور شرائط پوری ہو جائیں تو تمہارے اوپر فرض ہے کہ تم جہاد کرو“ ______ ابھی میں نے پڑھا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ ابھی آپ نے پڑھ دیا۔ نہیں، میرے سامنے ایک اور حوالہ تھا کہ جس میں کہتے ہیں کہ ”حرام بھی ہے اور آئندہ کے لئے بھی آپ اس کا انتظار نہ کریں“۔ تو اس لئے میری یہ وہ difficulty آ گئی تھی۔ میں پڑھکر سناتا ہوں:

”یاد رہے کہ مسلمانوں کے لئے ......“

یہ ہے جی ”اشتہار واجب الاظہار ______ اپنی جماعت کیلئے اور گورنمنٹ عالیہ کی توجہ کے لئے“ ______ ”تریاق القلوب“ ہے میرے خیال میں......

مرزا ناصر احمد: ہاں اپنے وفد کے ایک رکن سے ” تریاق القلوب“ ہے آپ کے پاس؟

Mr. Yahya Bakhtiar: Page 332.

مرزا ناصر احمد: یہ دیکھتے ہیں، اگر ہو تو ابھی ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ کو یہ دے دیتا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں، دے دیں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو کوئی پرابلم نہیں ہو گا۔

(At this stage Prof. Ghafoor Ahmad vacated the chair which was occupied by Dr. Mrs. Ashraf Khatoon Abbasi)

جناب یحییٰ بختیار: ”یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا ’خدا نے مجھے امام، پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے، ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے......“۔

Now this applies to the whole Firqua (فرقہ):

"......اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا"۔

مرزا ناصر احمد: اپنے زمانے کے لئے ہے۔ اس میں تو کہیں نہیں لکھا ہوا ہے "قیامت تک کے لئے"۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یہ اپنے زمانے کے لئے تھا؟ جب انہوں نے فرمایا یہ ۱۹۰۸ء تک کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: یعنی وہ ایک فقرہ ہمارے ذہن میں ہو ناں کہ "آپ کے زمانے میں جہاد کی شرائط پوری نہیں ہونگی......"۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں سمجھ گیا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ......حدیث کے مطابق۔ اور بعد میں ہوسکتا ہے کہ کسی وقت پوری ہو جائیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جب یہ کہتے ہیں کہ "نہ انتظار ہے" یہ ۱۹۰۸ء تک؟ اس کے بعد بے شک انتظار کی گھڑیاں ختم ہیں؟

مرزا ناصر احمد: "خونی مہدی کا انتظار" جو ہے، ایسا مہدی پیدا ہو گا کہ جو اپنی زندگی میں اس حدیث کے باوجود جہاد کا اعلان کرے گا، اس کا انتظار نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک یہ مطلب نہیں لیا جاتا ______ بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے، میری سمجھ کے مطابق ______ کہ جب مہدی آئے گا اسلام پھیل جائے گا۔ چونکہ جہاد کفار کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی ضرورت نہیں ہو گی جہاد کی؟

مرزا ناصر احمد: وہی پھر کہ اسلام کو تلوار کی ضرورت ہے اپنی اشاعت کے لئے!

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں تلوار کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: کہ جب مہدی آئے گا تو اس کے بعد اسلام پھیل جائے گا ساری دنیا میں۔

مرزا ناصر احمد: کس طرح پھیلے گا؟ ______ وہاں وہ لکھا ہوا ہے وہیں......

جناب یحییٰ بختیار: تلوار کے......

مرزا ناصر احمد: ......جبر کے ساتھ۔ وہیں یہ لکھا ہوا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ کا concept تو یہ ہے ناں جی کہ جبر کے ساتھ نہیں ہو گا......

مرزا ناصر احمد: ہمارا concept......

جناب یحییٰ بختیار: ......یعنی تبلیغ سے ہو گا......

مرزا ناصر احمد: ہمارا concept وہ ہے یعنی......

جناب یحییٰ بختیار: ......لیکن اسلام پھیل جائے گا جی ہاں اس سے؟

مرزا ناصر احمد: کیا؟

جناب یحییٰ بختیار: اسلام پھیل جائے گا؟

مرزا ناصر احمد: تین صدیوں کے اندر۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ مرزا صاحب کا جو زمانہ ہے، جہاں تک جہاد کا تعلق ہے، صرف 18 سال کے لئے ہے یا 17 سال کے لئے، ویسے یہ تین سو سال کے لئے ہے؟

مرزا ناصر احمد: جو ہے جہاد کا، یہ پیش گوئی حدیث میں جو آئی ہے کہ اُس زمانے......وہ ان کا ......آپ کی زندگی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ آپ کی زندگی میں شرائط جہاد نہیں ہونگی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں یہی سوال آپ سے پوچھنا......

مرزا ناصر احمد: ہاں جنہیں، میں، میں آگے کر رہا ہوں ناں۔ وہ link کرنا ہے ناں اس کو۔ اور آپ کے وصال کے بعد اس کا امکان ہے کہ شرائط جہاد ہو جائیں اور اس وقت حکم یہ ہے کہ ہر احمدی قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق شرائط جہاد کے موجود ہونے کے وقت جہاد کرے، اسی طرح جس طرح پہلوں نے کہا یہ اپنا مسئلہ علیحدہ ہے۔ ایک ہے، اسلام کی جدوجہد، جس میں صرف یہ جہاد صغیر نہیں، بلکہ......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، وہ تو قلم کا جو ہے، تبلیغ کا......

مرزا ناصر احمد: ......تینوں جہاد جس میں ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ......تبلیغ کا جہاد جو ہے......

مرزا ناصر احمد: تبلیغ کا جہاد اور نفس کی اصلاح کا جہاد، جس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالو اور اس دنیا کے لئے جس میں تم رہتے ہو، اسی طرح نمونہ بنو جس طرح نبی اکرام صلی اللہ علیہ وسلم رہتی دنیا تک اُسوہ حسنہ ہیں۔ آپؐ کے اخلاق کا رنگ اپنے اوپر چڑھاؤ۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! تو اس نتیجہ پر ہم پہنچے ہیں کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ''مرزا صاحب کا زمانہ'' اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جب اسلام ساری دنیا پر حاوی ہو گا، سب مسلمان ہوں گے۔ ''زمانے'' سے مطلب تین سو سال ان کی زندگی کے بعد کے بھی آئیں گے، زندگی سے لے کے یا دعویٰ انہوں نے کیا اس پیریڈ سے لے کر تین سو سال تک کا زمانہ ہے وہ۔ دوسرے ''زمانے'' سے مطلب ______ جب جہاد سے تعلق رکھتا ہے ______ تو ۱۸۹۱ء سے لے کے ۱۹۰۸ء تک، یہ اس کے ''زمانے'' کا مطلب ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''زمانہ'' جو ہے ناں......

جناب یحییٰ بختیار: اس sense میں؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس sense میں ''زمانہ'' جو ہے وہ confusing ہے word۔

جناب یحییٰ بختیار: نہ، اس واسطے کہ دونوں sense میں آ چکا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، حدیث کہتی ہے کہ مہدی ـــــــ ''یَضَعُ الحَرب ـــــــ حرب کو، جنگ کو، جہادِ صغیر کو، رکھ دے گا۔ ''یضع'' بتا رہا ہے کہ پھر اس کا استعمال ممکن ہے، خود یہ عربی کا لفظ جو ہے۔ اور مہدی کے زندگی کے لئے یہ یقینی ہے کہ اس کی زندگی میں شرائط جہاد معدوم ہونگی۔ لیکن آپ کے مرنے کے بعد، وصال کے بعد اس کا امکان ہے کہ شرائط موجود ہوں اور اس کے لئے یہ حکم یہاں آپ کی تحریروں میں ہے کہ اُس وقت فرض اور واجب ہے کہ احمدی جہاد میں شامل ہوں۔ یہ ہے جہاد کا ......اس کو ایک اور تصور کے ساتھ ملانے سے confusion پیدا ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں نے ......

مرزا ناصر احمد: یعنی یہ میں ......ہاں، ایک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے سینکڑوں حوالے اور قرآن کریم کی آیات سے استدلال۔ اور یفطہرہ علی الدین کلہ تو یہ قرآن کریم کی آیات ہے ـــــــ پہلے سلف صالحین نے کہا ہے ـــــــ کہ مہدی کا زمانہ، مہدی کا زمانہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی وہ زمانہ ہے۔ میں نے کل بتایا تھا بڑا کہ ''آنحضرتؐ کا زمانہ'' اسے بھی ہم ''حضرت عمرؓ کا زمانہ'' حضرت ابوبکرؓ کا زمانہ'' کہتے ہیں۔ تو آنحضرتؐ ہی کا زمانہ ہے۔ لیکن اس کا جماعت ......مہدی کی جماعت جو

ہے، وہ تین سو سال کی یا آپ نے ارشاد کیا کہ تمہیں تین سو سال انتظار نہیں کرنا پڑیگا ______ میرا اندازہ یہ ہے، یہ میرا اپنا ذوق ہے ______ کہ دو سو سال کے اندر انشاء اللہ تعالیٰ اسلام دنیا پر غالب آ جائے گا۔ اور میرا ذوق ......پھر میں اپنے اوپر ______ میری یہ ذمہ داری ہے ______ یہ کہتا ہے کہ اس کے آثار ہمیں ۱۵-۱۶ سال کے اندر نظر آنے لگ جائیں گے۔ اور پھر وہ ایک بڑا جہاد ہے اور جو ہمیں کرنا پڑے گا، تمام مسلمانوں کو جو اسلام کا غلبہ چاہتے ہیں۔ اور اس میں یہ ساری ذمہ داری جو ڈالی گئی ہے وہ مہدی کی جماعت پر ہے۔ اور آپ کی جماعت غلبہ اسلام کی کوششوں کے لئے بنائی گئی ہے اور ان کو کسی اور طرف نگاہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور آپ کی جماعت پھر رہیگی جب تک وہ کفار نہیں آ جاتے جن پر قیامت نے آنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہی میں عرض کر رہا تھا کہ یہ direction جماعت کو ہے اور یہ directions جو مرزا صاحب کی ہیں کہ:

> ''یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جن کا خدا نے مجھے امام پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے، ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں ہے اور نہ اس کا انتظار ہے''۔

یہ فرقے کے لئے ایک direction ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ direction جو ہے وہ صرف 1908ء تک کے لئے ہے۔ اور میں کہتا ہوں، مجھے میرا مطلب ہے کہ یہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ تو یہ تو ٹھیک ہے، آپ کہہ رہے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: دیکھیں ناں، ایک فرق کرنا چاہیے ہمیں۔ یہ کہنا کہ'' آئندہ جہاد کی شرائط کے موجود ہونے کا امکان ہے'' یہ بالکل اور معنی ہے۔ اور یہ کہنا کہ ''تم جہاد کے

لئے تلوار کی جنگ کا انتظار کرو“ یہ بالکل اور معنی ہے۔ تو انتظار نہیں کرنا ہے لیکن ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا ہے۔ انتظار نہیں کرنا، لیکن ذہنی طور پر اس بات کے لئے تیار رہنا ہے کہ شرائط جہاد ہوں تو جہاد کریں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جب میرے لئے ایک چیز حرام ہے، ایک چیز میرے لئے حرام ہے، نہ میں ابھی اس کو کھا سکتا ہوں، نہ کر سکتا ہوں اور نہ کل کر سکتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں کہ ”یہ حرام ہے“ اور ”اس کا انتظار بھی مت کرو“۔ آپ کہتے ہیں کہ ”ذہنی طور پر تیار ہو جاؤ“۔

مرزا ناصر احمد: ”انتظار مت کرو“ ہے وہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: وہاں لفظ کیا ہے ______ ”نہ انتظار ہے“۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو نہیں کہا کہ ”انتظار نہ کرو“۔

جناب یحییٰ بختیار: انتظار تو future کا ہی ہوتا ہے ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: اوہ ہو! future کا ہوتا ہے، مختلف معانی میں ہوتا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ”اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کا......اس کی انتظار ہے“۔

مرزا ناصر احمد: ”نہ اس کا انتظار ہے“۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سختیوں کو اپنے لئے پیدا نہ کیا کرو اور وہ امید میں نہ رہا کرو۔ قرآن کریم کا یہ حکم ہے، حدیث کا یہ حکم ہے ”نہ اس کا انتظار ہے“ ______ میں تو اپنا مذہب بتا رہا ہوں......

جناب یحیٰ بختیار: نہیں جی، آپ کا اپنا......

مرزا ناصر احمد: ......جماعت کا مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جن میں یہ ذکر ہے کہ مہدی ـــــ ”یَقَعُ الحُرَبَ ـــــ جنگ کو رکھ دے گا اس کا وجوب ہے مہدی کی حیات تک، یعنی اس زمانہ میں۔ اس صادق بزرگ نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ مہدی کی زندگی میں شرائط جہاد نہیں موجود ہونگی......

جناب یحیٰ بختیار: یہ تو آپ نے فرمایا بڑی تفصیل سے......

مرزا ناصر احمد: ......اور اور......

جناب یحیٰ بختیار: ...... اور پھر آپ نے فرمایا کہ مہدی کا زمانہ، میں نے کہا کہ اس کے بعد تو آخری زمانہ ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ”نہیں، تین سو سال تک چلتا ہے“۔

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں جب تک میں نے یہ کہا کہ ”تین سو سال“ نہیں، مجھے تو غیب کا علم نہیں ہے ـــــ جب تک جماعت احمدیہ اُس دور میں داخل نہیں ہو جاتی جس کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ دنیا میں کفر بڑا سخت پھیلے گا اور پھر قیامت آ جائے گی۔ یہ حدیث کی خبریں ہیں ـــــ تو ایک وقت تک پورا جہاد کرنا ہے، جہاد کبیر، دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے۔ اور اس کے بعد ایک اور جہاد کبیر ہوتا ہے، جس کا تعلق بڑا ہے جہاد اکبر کے ساتھ، کہ جو مسلمان ہیں ان کی صحیح تربیت کی جائے۔ اب آپ اپنی پچھلی تاریخ کے اوپر دیکھیں......

جناب یحیٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ تو آپ فرما چکے ہیں، وہ تو آپ نے کہا کہ ہر وقت ان کی شرائط موجود ہیں، جہاد کبیر کی، کل آپ نے فرمایا......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ جب شرائط موجود ہوں گی ......

جناب یحییٰ بختیار: ......آپ نے فرمایا ہر وقت موجود رہتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: کیا چیز؟

جناب یحییٰ بختیار: جہاد کبیر کی شرائط۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ تو ہر وقت جہاد کبیر ...... جہاد اکبر کی شرائط ہر وقت موجود ہوتی ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہر وقت موجود ہوتی ہیں تو جہاد تو ہر وقت جہاں تک کبیر کا تعلق ہے،......موجود ہیں شرائط ......

مرزا ناصر احمد: ...... جہاد کبیر کی۔

جناب یحییٰ بختیار: مہدی جب آئے گا، یہ جہاد کبیر کی بھی شرائط ختم ہو جائیں گی؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ رہیں گی؟

مرزا ناصر احمد: ......"یَضَعُ الحَربَ" اس جہاد کی بات ہو رہی ہے جس کا حرب کے ساتھ تعلق ہے، یعنی تلوار کے ساتھ لڑائی کے ساتھ، یعنی جہاد صغیر۔ یَضَعُ الحَربَ۔ جہاد صغیر۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ تو میں سمجھ گیا۔ میرا اپنا impression یہ تھا کہ جب مہدی آئے گا۔ اس کے بعد وہ جہاد کی ضروریات کو ختم کر دے گا کیونکہ سب مسلمان ہو جائیں گے تو نہ کبیر کا سوال ہو گا نہ صغیر کا سوال ہو گا یہ impression جو مجھے دیا گیا ہے سوال سے ......

مرزا ناصر احمد: ہاں نہیں ہمارا نہیں ہے یہ۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ کا یہ نہیں ہے۔ آپ کا یہ خیال ہے کہ وہ جو ہے، اسلام کا غلبہ تین سو سال تک ......

مرزا ناصر احمد: یعنی دو سو تین سو سال کے اندر ساری دنیا یعنی نوع انسانی اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب کی زندگی......

مرزا ناصر احمد: ......سے اس کی ابتداء ہوئی۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، اس سے لے کر کے دو سو سال تک، تین سو سال تک، ان کا زمانہ ہے یہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، یہ غلبہ اسلام کے لئے ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......غلبہ اسلام کے لئے۔

مرزا ناصر احمد: ہمارا وہ نہیں ہے کہ پھونک سے ساروں کو ختم کر دے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کسی کا بھی نہیں ہے، مرزا صاحب!

مرزا ناصر احمد: ابھی آپ نے کہا آپ کو کچھ impression دیا گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا میں نہیں سمجھا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں کسی کا نہیں۔ میں تو شروع سے کہہ رہا تھا کہ جہاں تک مذہب میں جبر کا تعلق ہے یہ کسی کا عقیدہ نہیں ہے۔ دین کے معاملے کو ’’اسلام تلوار سے پھیلاؤ‘‘ یہ کسی مسلمان فرقے کا یہ......

مرزا ناصر احمد: اور مہدی آئے گا او سارے مسلمان ہو جائیں گے!

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! مہدی آئیں گے اور سارے مسلمان ہوں گے، یہی جو عقیدہ ہے، اس کا آپ سمجھتے ہیں کہ ”صلیب کو توڑ دے گا، خنزیر کو قتل کر دے گا“ یہ ______ physically, Metaphorically جو بھی اس کا interpretation ہے، وہ جو بھی ہو سکتا ہے، اس کا اخذ یہ ہو سکتا ہے کہ سب مسلمان ہو جائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: کتنے عرصے میں؟

جناب یحییٰ بختیار: میرا تو یہ خیال ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کر کے ختم کر دیں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ زندگی جو ہے، نہیں، وہ تین سو سال تک ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ تو اختلاف ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی میرا اپنا ہے۔ میں نہیں جانتا، وہ علماء جانتے ہوں گے کہ کیا پیریڈ ہے۔

مرزا ناصر احمد: بہر حال یہ تو اپنا اپنا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

اور مرزا صاحب! ابھی یہ کچھ مرزا صاحب کے شعر ہیں:

؎ ”اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال“

تو یہ وہ ۱۷ سال کے پیریڈ کے لئے apply ہوتا ہے؟

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں شعر...... کتنے شعر لکھے ہوئے ہیں آپ نے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں سب سنائے دیتا ہوں۔ تین چار ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، سنا دیں۔

جناب یحییٰ بختیار:

؎ "اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نورخدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد"

اب مرزا صاحب! یہ جو ہیں ......

مرزا ناصر احمد: آگے در شعر ہیں۔ وہ نہیں لکھے ہوئے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میرے پاس نہیں ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، پڑھ دیں۔

مرزا ناصر احمد: اسی کی continuation میں:

؎ "کیوں بھولتے ہو تو "یَفَعُ الحرب" کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰؐ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا"

Mr. Yahya Bakhtiar: Exactly this is the point, Mirza Sahib, کہ ''وہ جنگوں کو ختم کر دے گا''۔

مرزا ناصر احمد: کہ ''وہ جنگوں کا التواء کر دے گا''۔

جناب یحییٰ بختیار: ''التواء کر دے گا''۔ ''التواء'' جو ہے، یہ permanent یا temporary ہے؟

مرزا ناصر احمد: ''التواء'' تو permanent ہوتا ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، تو مطلب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی فیل ہو گیا پھر؟

مرزا ناصر احمد: ہیں؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی فیل ہو گیا؟ آ گیا اور پھر وہ بھی یہ کام پورا نہیں کر سکا؟

مرزا ناصر احمد: کیا کام؟

جناب یحییٰ بختیار: یعنی جنگوں کو ختم کرنا۔ تو وہ بھی نہیں کر سکا۔ صرف ملتوی کر دیا۔ پھر ہمیں ایک اور کا انتظار کرنا پڑے گا جو بالکل ختم کرے۔

مرزا ناصر احمد: آپ نے اور ہم نے، یعنی اُمت مسلمہ نے خلافت راشدہ میں کسی مہدی کے جھنڈے تلے جنگیں لڑیں تھیں کسریٰ اور قیصر کے حکومتوں سے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! میں اس concept سے پوچھ رہا ہوں جب عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے، دنیا میں امن ہو گا، جنگیں ختم ہو جائیں گی۔ تو یہ تو پھر کام نہیں ہوا۔ وہ تو صرف ملتوی کر کے چلے گئے ______ adjourned۔

مرزا ناصر احمد: میں کہتا ہوں ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ impression مجھے ملا ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کہتا ہوں 'یَقَعُ الحَربَ' یہ تو میرا قول نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

؎ ''فرما چکا ہے سید کونین مصطفٰے
عیسیٰ مسیح کی جنگوں کا کر دے گا التواء''

یہ آپ نے جو کہا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا، جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائے گا......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......adjourn کرنے کے بعد پھر وہ بالکل sine die ہو گیا، ختم۔

مرزا ناصر احمد: اُس زمانے میں کسی قسم کی دینی جنگ نہیں ہو گی۔

جناب یحییٰ بختیار: یعنی یکسر مٹائے گا۔

مرزا ناصر احمد: اُس کی زندگی میں کسی قسم کی کوئی دینی جنگ نہیں ہو گی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! بات یہ ہے کہ میں ذرا جاہل ہوں، آپ mind نہ کریں۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر آپ رکھ لیں اور......

جناب یحییٰ بختیار: میں لونگا جی اُن کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ میں لے لونگا جی اُن سے۔

مرزا ناصر احمد: یہ میں جمع کرا دوں؟

جناب یحییٰ بختیار: کہ عیسےٰ علیہ السلام کا واپس اس دنیا میں آنا، وہ concept اور ہے کہ وہ جسمانی طور پر آتے ہیں یا دوسرے طور سے آتے ہیں وہ اور detail ہے اس میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اُن کا ایک خاص مقصد ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ ایک خاص اللہ نے ان کے لئے کوئی مشن دیا ہوا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ مشن یہ ہے کہ وہ جب آئیں گے تو اس کے بعد اسلام پھیل جائے گا، امن ہو جائے گا، جو بھی method وہ adopt کریں گے، اُس کے بعد جنگ جدال اور یہ سب چیزیں، جہاد دہاد کی ضرورت نہیں ہو گی، بالکل ختم کر دے گا۔ آپ کہتے ہیں کہ نہیں انہوں نے ۱۸ سال کے لئے تو ملتوی کر دیا، اُس کے بعد پھر شروع ہو جائے گا سلسلہ۔ اور وہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے بالکل نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہ میں کہتا ہوں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں نے بالکل نہیں کہا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، آپ نے......

مرزا ناصر احمد: میں نے یہ کہا ہے……

جناب یحییٰ بختیار: ……کہ ہوسکتا ہے اس کے بعد۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بالکل ہی نہ ہو۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بھی ہوسکتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہ بھی ہوسکتا ہے۔ اس کو بھی سامنے رکھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اور ہو بھی سکتی ہے جنگ۔ تو عیسیٰ علیہ السلام جس purpose کے لئے آیا تھا کہ جنگ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں، وہ تو حل نہ ہوا۔

مرزا ناصر احمد: عیسیٰ علیہ السلام جس purpose کے لئے آیا ہے……

جناب یحییٰ بختیار: آنا ہے۔

مرزا ناصر احمد: …… تین سو سال انتظار کریں، پھر دیکھیں کہ purpose حل ہوا ہے یا نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: آنا ہے یا نہیں ہے، وہ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: جی، یہ اگر ہم دیکھیں ناں عیسیٰ کا ______ purpose اب یہ مقصد آ گیا ناں ______ تو مقصد کے متعلق سلف صالحین نے کچھ لکھا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے:

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولوکرہ المشرکون

سورۃ ''صف'' میں ہے۔

اہل سنت و الجماعت کے لٹریچر کو جب ہم دیکھتے ہیں تو تفسیر ابن جرید کے ______ میں نے مختصراً لیا ہے بالکل سارا ______ وہ کہتے ہیں:

یہ ابن جریر کا ہے۔

تفسیر حسینی میں ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب! یہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، ابھی رہتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا تو پڑھ لیجئے۔

مرزا ناصر احمد: کہ:

''غالب گرداند ایں دین راعلی الدین کلہ برہما کیست''

کہ یہ مہدی کے ......''بوقت نزول عیسیٰ'' کہ عیسیٰ کے نزول کے وقت آئے گا سارے دینوں پر غلبہ۔

اور تفسیر ''غایت القرآن'' از حضرت علامہ نظام الدین، اس میں یہ ہے کہ:

اور ابو حدیث کی ......ابوداؤد کی حدیث ہے:

اور اہل تشیع کا لٹریچر جب ہم دیکھتے ہیں تو مشہور شیعہ کتاب ''بحارا الانوار'' میں ہے:

کہ یہ آیت جو ہے وہ امام مہدی کے زمانہ کے متعلق ہے۔

اور مشہور شیعہ کتاب ''غایت المقصود'' میں ہے:

''مراد از رسولؐ درایں جا مہدی موعود است''

تو یہاں جو پیش گوئیاں ـــــــ میں نے استدلال نہیں کیا ابھی ـــــــ جو پیش گوئیاں ......جو یہ قرآن کریم کی آیت ہے، اس سے جو استدلال پیش گوئی کے رنگ میں اہل تشیع نے، اہل سنت والجماعت نے، مختلف فرقوں نے یہ کہا کہ مہدی کے یا مسیح کے زمانے میں اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ پانچ سال میں غالب آ جائے گا یا وہ دس سال میں غالب آ جائے گا یا وہ بیس سال میں غالت آ جائے گا۔ اس کے لئے ہمیں......میرا اس میں صرف پوائنٹ اتنا ہے کہ اتنے حوالوں میں جو میں نے دیئے ہیں، یہ ہے ہی نہیں کہ وہ بیس یا پچیس سال میں غالب آئے گا۔ اس کے لئے ہمیں دوسری روایات دوسری تفسیرات دیکھنی پڑیں گی، تب ہمارے سامنے یہ آتا ہے۔ تو ایک تو میں اس وقت ایک ایسے استدلالی ایک بات بتا دیتا ہوں۔ وہ کہیں گے تو وہ حوالے بھی میں یہاں جمع کروا دونگا......

جناب یحییٰ بختیار: ضرورت نہیں ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں؟

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان حوالوں میں یہ کہ، یہ حدیثیں جو آپ نے پڑھیں، اس میں کہیں دو تین سو سال کا ذکر میں نے نہیں سنا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، میں نے یہی کہا، میں نے خود یہی کہا۔ میں نے کہا یہ جو حوالے میں نے پڑھے ہیں، یہ آیت قرآنی کی یہ صرف تفسیر کرتی ہے کہ مہدی کے زمانہ میں اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا۔ اور نہ یہ کہتی ہے کہ پانچ سال میں غالب آئے گا نہ یہ یہ کہتی ہے کہ سو سال میں غالب آئے گا......

جناب یحییٰ بختیار: سو سال میں......

مرزا ناصر احمد: ......اس کے لئے ہمیں دوسرے حوالے دیکھنے پڑیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! جو آپ نے کل فرمایا کہ ”دو سو یا تین سو سال“ اس کی کوئی حدیث ہے ایسی؟

مرزا ناصر احمد: وہ میں حوالے......میں نے یہی کہا ناں......

جناب یحییٰ بختیار: وہ اگر کوئی ”تین سو سال کا زمانہ ہوگا“ تین سو سال، دو سو سال......

مرزا ناصر احمد: نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یا سو سال......

مرزا ناصر احمد: دو سو سال کے اندر اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا یا تین سو سال کے اندر آ جائے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: جی، میں یہی کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اس کے حوالے میں آپ کو دیدوں گا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، کل وہ بتا دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: کل بھی چلیں گے؟

جناب یحییٰ بختیار: آج شام تک میرا مطلب ہے یہ امید تو یہ ہے کہ آج ختم ہو جائے گا۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحییٰ بختیار: یہ بے چارا غالب کہتا تھا کہ:

؎ کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

ابھی یہ دو سو سال کا معاملہ جو آ جاتا ہے کہ اسلام پھیلے گا، تو بڑا......اس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی نہیں ہو گا کہ دیکھے ہوا کہ نہیں ہوا۔

مرزا ناصر احمد: وہ تو ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ تو عقیدے کا معاملہ ہے جی۔

مرزا ناصر احمد: وہ جو بدر کے میدان میں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے تھے، اُن کو نظر آیا تھا کہ کسریٰ اور قیصر کی حکومتیں جو ہیں وہ تہہ وبالا کر دی جائیں گی؟

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو عقیدے کا معاملہ ہوا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: علم، غیب پر علم رکھنا بنیادی ہمیں حکم ہے، کہ جو وعدے دیئے گئے ہیں، ان کو ایسا ہی سمجھو جیسا کہ ایک واقعہ ہو گیا۔

جناب یحییٰ بختیار: اب جی دوسرا شعر اس میں یہ ہے کہ:

؎ ”اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
؎ تمام جنگیں ....“

تو یہ تو امام صرف اس اٹھارہ سال کے لئے نہیں تھے، یہ تو سب آپ کے دین کے لئے امام ہیں۔

مرزا ناصر احمد: امام ہے اور اس کا کہنا ماننا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: جی ہاں، اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ وہ کہتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اس کا کہنا ماننا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی،......

مرزا ناصر احمد: امام ہے ناں۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا کہنا ہے کہ:

؎ ”دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے“

مرزا ناصر احمد: ان کا کہنا یہ ہے کہ جب جنگیں ......شرائط جہاد موجود ہوں تو احمدی جنگ کریں۔ ابھی میں نے پڑھ کے سنایا۔ وہ دے دیا۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! وہ شرائط تو ہر حالت میں مسلمانوں کے لئے رول ہے، شرائط ہونگی ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یہاں ان کی موجودگی کی وجہ سے اختتام ہے۔ یہ explain کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: اگر یہ معنیٰ ہوتے تو وہ اقتباس نہ ہوتا جو ابھی میں نے داخل کرایا ہے۔ بہر حال میں نے اپنا عقیدہ بتا دیا۔

جناب یحییٰ بختیار:

یعنی فتویٰ نہیں ہوگا اس پیریڈ میں جب وہ ہیں یا future کے لئے؟

مرزا ناصر احمد: پہلا مصرعہ واضح کر رہا ہے:

؎ ’’اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے‘‘

جناب یحییٰ بختیار: نور خدا تو آ گیا ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں نور خدا کا نزول جو ہے وہ مہدی کی زندگی تک ہے، اس رنگ میں۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! اگر میں احمدی ہوں تو میں تو اس کو ایسے سمجھوں کہ جب وہ نزول ہو گیا تو وہ پھر ہے، اب رہے گا یہ نہیں کہ اٹھارہ سال تک نزول تھا اور اس کے بعد وہ نہیں ہو گا۔

مرزا ناصر احمد: میں جواب دوں؟

آپ فرماتے ہیں کہ اگر آپ احمدی ہوں۔ میں کہتا ہوں میں احمدی ہوں اور میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ساری جو عبادتیں ہیں اس سلسلے میں، ان کو سامنے رکھ کر اسی نتیجے پر، میں، احمدی اور جماعت احمدیہ کا خلیفہ اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ یہ زمانہ امن کا زمانہ ہے، لیکن اگر اس امن کے زمانے میں کسی وقت یا دنیا کے کسی حصے میں شرائط جہاد پوری ہوں تو جن پر امت مسلمہ کے عقائد کی رو سے جہاد فرض ہوتا ہے احمدیوں کو جہاد کرنا پڑیگا۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی یہ شعر میں چھوڑ دیتا ہوں، آپ نے explain کر دیا اس پر۔ آگے چلتا ہوں میں۔

یہ اکیس فروری 1889ء کا ایک اشتہار ہے جو ’’تبلیغ رسالت‘‘ جلد ہشتم، صفحہ 42 پر ہے اُسے میں پڑھتا ہوں:

> ’’چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے اسلامی عقائد سمجھے گئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو اپنا عقیدہ بنائے وہ گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے‘‘۔

یہ وہی جہاد کے سلسلے میں ۔مگر یہ clear نہیں ہے۔ میں اسی کی طرف ......آپ سے request کی تھی کہ میرے خیال میں ......یہ آج کسی کتاب میں......(لائبریرین سے) نہیں آ چکی؟ جلد ہشتم آ چکی ہے؟

(مرزا ناصر احمد سے) پھر وہ فرماتے ہیں جی کہ:

> ’’میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض ہے اور جہاد حرام‘‘۔

یہ ’’اشتہار‘‘ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء ’’تبلیغ رسالت‘‘ جلد سوم، صفحہ ۲۰۰۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ نہیں اس کے اوپر سوال کیا ہے پھر؟

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! یہ اتنا clear مجھے معلوم ہو رہا ہے، کیونکہ برطانیہ گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہوگئی تو ان کے خلاف تو کوئی جہاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

مرزا ناصر احمد: یہ جب ......’’حرام‘‘ کا مطلب یہاں محدود ہے in its contexts......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں۔

مرزا ناصر احمد: ......اور جو...... جہاں تک حکومت انگلشیہ کی اطاعت کا سوال ہے، وہ میں نے بہت سارے حوالے پڑھ دیئے تھے کہ اس زمانے کے تمام بڑے بڑے علماء کا یہی فتویٰ تھا۔ اور یہ ہمارے ’’محضر نامہ‘‘ میں بھی ہے۔ اور چوتھی شرط جو ہے ...... شاہ عبدالعزیز کے بھی ______ کل آپ نے پوچھا تھا، وہ ہم نے نکال لیا حوالہ............

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ نہیں، وہ تو یہاں یہی مطلب ہے ناں کہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ اطاعت جو ہے برطانیہ کا......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ''فتاویٰ نظیریہ''......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں نہیں، مرزا صاحب! میں یہ پوچھتا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کا ایک فقرہ، صرف ایک فقرہ ''فتاویٰ نظیریہ'' میں ہے:

> ''اس زمانے میں ان چار شرطوں میں سے کوئی شرط بھی موجود نہیں ہے تو کیونکر جہاد ہوگا۔ ہرگز نہیں ہوگا۔ علاوہ بریں ہم لوگ معاہد ہیں، سرکار سے عہد کیا ہے، پھر کیونکر عہد کے خلاف کر سکتے ہیں (یعنی برٹش گورنمنٹ سے) عہد شکنی کی بہت مذمت حدیث میں آئی ہے''۔ میں نے پہلے بھی حوالے دیئے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو آپ نے حوالے دیئے ایک چیز ہے کہ میں agreement کرتا ہوں آپ سے، treaty کرتے ہیں، مسلمانوں نے کفار سے treaty کی ہے، باقیوں سے treaty کرتے ہیں، اور ہمارا فرض ہے کہ we must abide by them. یہ جو agreement ہو گیا، وہ تو کہتے ہیں، ''ٹھیک ہے، ہم نے ان سے agreement کیا ہے، عہد کیا ہے''۔ مگر یہ کہنا جی ''اطاعت کرنا''......

مرزا ناصر احمد: (اپنے وفد کے ایک رکن سے) وہ دوسری نکالیں۔ (اٹارنی جنرل سے) میں نے کل بہت سارے حوالے پڑھے تھے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، ان کا نہیں، ان سے مطلب یہ ہے کہ یہ اسلام کا حصہ ہو گیا ______ برطانیہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنا ______ آپ کے نزدیک؟

مرزا ناصر احمد: سب کے نزدیک ۔ کل میں نے اتنے حوالے پڑھے ۔ (اپنے وفد کے ایک رکن سے) کہاں ہے ‘‘محضر نامہ’’؟

جناب یحییٰ بختیار: بس پھر ٹھیک ہے جی، اگر آپ یہی ......

مرزا ناصر احمد: کل میں نے حوالے آپ کو دوسرے اپنے بھائی فرقوں کے حوالے پڑھ کے بتائے تھے ۔

جناب یحییٰ بختیار: مجھے اس پر تعجب ہوا کہ اسلام کا یہ بھی حصہ ہے کہ ‘‘انگریز کی اطاعت کرنا’’۔

مرزا ناصر احمد: اسلام کا یہ حصہ ہے کہ عادل حاکم کی، خواہ وہ غیر مسلم ہو، اور مذہب میں دخل نہ دے، اطاعت کی جائے ۔ یہ تو ایک accident ہے کہ اس زمانے میں انگریز حاکم تھا ......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں میں تو وہ جانتا تھا کہ بھئی، تم میں سے جو ہو ......

Mirza Nasir Ahmad: ......This is just a historical accident.

جناب یحییٰ بختیار: پھر آگے فرماتے ہیں جی کہ:

> ‘‘میں نے صد ہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب اور مصر اور بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں’’۔

یہاں میں اس واسطے پوچھ رہا ہوں مرزا صاحب! یہ ہے ‘‘اشتہار’’ 21 اکتوبر، 1895ء ......

مرزا ناصر احمد: ایک تو ...... جواب میں دوں؟

ایک تو یہاں ‘‘صدہا’’ سے، ‘‘صد ہا’’ volumes ‘‘میں’’، not “books”۔ یعنی وہ ہم کہتے ہیں کہ ‘‘یہ سو کتابیں لے جاؤ’’۔

جناب یحیٰ بختیار: ہاں، اس واسطے وہ چھوٹے بھی ہو جاتے ہیں وہ تو میں......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں "سو کتابیں لے جاؤ" ـــــــــ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سو مختلف authors کی یا ایک ہی author کی سو کتابیں ہیں بلکہ سو اس کے جو نسخے ہیں ان کو ہم کہتے ہیں روزمرہ کے محاورے میں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں copies ہو سکتی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں copies۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، میں اس پر نہیں آ رہا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں ایک یہ......دوسرے یہ کہ اس میں آپ نے یہ فرمایا کہ "میں نے عرب ممالک میں بھیجے"۔ اور سارے عرب ممالک جو تھے، جن میں وہاں بھیجے انہوں نے ان کا جو ردعمل ہے، وہ وہ نہیں جو قابل اعتراض بنا دیتا ہو اس کو۔ نمبر دو۔ نمبر تین ـــــــــ تیسرا بھی ایک پہلو ہے ـــــــــ اور "جہاد کے خلاف" واضح ہے کہ جس شخص نے اتنی وضاحت سے دوسری جگہ لکھا، دوسرے کوئی معنیٰ لئے نہیں جا سکتے "جہاد کے خلاف" کے اس کے علاوہ اور کوئی معنیٰ نہیں ہو سکتے کہ "میں نے یہ لکھا کہ جہاں تک انگریزی حکومت کا سوال ہے، عدل کرتی ہے، مذہب میں دخل نہیں دیتی، اس لئے جہاد کی شرائط پوری نہیں ہو رہیں اور ان کے ساتھ نہیں لڑنا چاہئے"۔

جناب یحیٰ بختیار: وہ تو آپ نے درست فرمایا......

مرزا ناصر احمد: ......شرائط جہاد کا یہ مطلب ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: وہ تو میں سمجھ گیا۔ یہاں جو مجھے بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی ـــــــــ "انگریزی کی اطاعت" ـــــــــ آپ نے کہا "ٹھیک ہے، کیونکہ ہمارے مذہب کے معاملے میں دخل نہیں دیتا"۔ مگر یہ انگریز کا پراپیگنڈا افغانستان میں کس وجہ سے ہو رہا تھا

کہ اس کی اطاعت کرو، وہاں بھی؟ جب یہ فرماتے ہیں کہ:

’’میں نے عرب ممالک میں، مصر میں بلاد میں، شام میں، افغانستان میں..........‘‘

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ......

جناب یحییٰ بختیار:

’’...... گورنمنٹ کی تائید میں شائع کیں‘‘۔

یہ اس کا میں کہتا ہوں کہ اس کا کیا جواز تھا؟

مرزا ناصر احمد: یہ، یہ الزام لگایا جاتا تھا جماعت احمدیہ پر کہ باوجود اس کے کہ انگریز کے حلقہ حکومت میں جہاد کی شرائط پوری پوری ہیں، پھر بھی جماعت احمدیہ جہاد نہیں کر رہی۔ تو یہ double edged sword تھی۔ ایک طرف ہم پر الزام لگایا جاتا تھا، ایک طرف حکومت پر الزام لگایا جاتا تھا کہ وہ اسلام کے معاملے میں دخل دیتی ہے اور جبر کرتی ہے۔ حالانکہ تمام بزرگوں نے اعلان کیا ہوا تھا۔ تو جو جواب اپنا دیا، اس سے انگریز کو بھی فائدہ پہنچا۔

جناب یحییٰ بختیار: میں یہ پوچھتا ہوں، مرزا صاحب! کہ یہ انگریز گورنمنٹ نے ان کو کہا تھا کہ ’’میرے لئے پراپیگنڈہ کریں‘‘ یا انہوں نے اپنی طرف سے مناسب سمجھا کہ انگریز گورنمنٹ کو defend کریں وہاں؟

مرزا ناصر احمد: ایک...... اچھا! یہ وجہ اس کی؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، یہ میں......

مرزا ناصر احمد: وجہ یہ تھی کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور بعض دوسرے لوگ، اور کرم دین بھیم، انہوں نے اندر ہی اندر یہ پراپیگنڈہ کیا کہ یہ مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا

ہے شخص، اور ہماری روایات میں مہدی خونی ہو گا، اور یہ تمہارے خلاف بغاوت کا سامان اکٹھا کر رہا ہے، اور برٹش حکومت کے خلاف یہ باغی بغاوت کا جھنڈا کھڑا کرے گا۔ اور اس کے جواب میں آپ نے یہ گورنمنٹ کو یہ بتانے کے لئے ______ ویسے تو اگر یہ ہوتا خدا کا حکم، تو گورنمنٹ کو...... جہاد کی شرائط پوری ہوتیں تو کہہ دیتے کہ پوری ہیں، کریں گے تمہارے خلاف جہاد ______ گورنمنٹ کو یہ بتایا کہ تمہارے پاس آ کے کہتے ہیں کہ ہم لوگ یعنی محمد حسین صاحب بٹالوی اور یہ کرم دین بھیں بھی اور دوسرے علماء جو ہیں، یہ تو آپ کے فرمان بردار، متبع، اطاعت گزار...... اور ہم تو یہ سمجھے ہیں کہ آپ کے زیر سایہ امن ہے، مذہب میں دخل نہیں، وغیرہ، وغیرہ لیکن یہ شخص ظاہر میں یہ کہتا ہے کہ میں law-abiding ہوں۔ لیکن اندر سے یہ آپ کے خلاف تیاریاں کر رہا ہے بغاوت کی، کیونکہ مہدی ______ ان کے دماغ میں سوڈانی مہدی تازہ تازہ تھا نا ______ تو یہ ہے چنانچہ کرم دین ______ ایک مولوی صاحب ہیں ______ انہوں نے اپنی کتاب ”تازیانہ عبرت میں لکھا:

> ”گورنمنٹ کو اپنی وفادار مسلمان رعایا پر اطمینان ہے اور گورنمنٹ کو خوب معلوم ہے کہ مرزا جی جیسے مہدی، مسیح بننے والے ہی کوئی نہ کوئی آفت سلطنت میں برپا کیا کرتے ہیں۔ مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے (ذرا غور سے سننے والا ہے) مرزا جی نے تو مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا ہے کہ مہدی و مسیح کا یہی زمانہ ہے اور قادیان ضلع گورداسپور میں وہ مہدی و مسیح بیٹھا ہوا ہے جو کسر صلیب کے لئے مبعوث ہوا ہے تا کہ عیسائیت کو محو کر کے اسلام کو روشن کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا جی نے مسلمانوں کو نصاریٰ سے سخت بدظن اور مشتعل کر رکھا ہے،

وہ دجال سمجھتے ہیں تو نصاریٰ کو خر دجال کہتے ہیں تو ریلوے کو۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ ریلوے کس نے جاری کر رکھی ہے۔ جب یہ خر دجال ہے تو اس کے چلانے والے بادشاہ وقت کو ہی یہ دجال کہتے ہیں اور مسلمانوں کو اس کے خلاف سخت مشتعل کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کو ایسے اشخاص کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے''۔

یہ ''تازیانہ عبرت'' طبع دوم، صفحہ 93-94، از شیر اسلام مولری کرم دین صاحب، دبیر مطبوعہ مسلم پرنٹنگ پریس، لاہور۔ یہ انکا حوالہ ہے۔ اس قسم کے......

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ ان کے خلاف ایسی complaint تھی جس پر......

مرزا ناصر احمد: complaint تھی تو ان کو صرف یہ بتایا ہے کہ ''ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جہاد جو ہے، شرائط پوری ہو تو ہونا چاہیئے، آپ کی حکومت جو ہے، مذہب میں دخل نہیں دے رہی......''

جناب یحییٰ بختیار: میں سمجھ گیا ہوں، وہ میں سمجھ گیا کہ انہوں نے ان کے خلاف شکایت کی ''دراصل اندر میں یہ آپ کی حکومت کے خلاف کام کر رہا ہے اور اوپر سے آپ کی تائید کر رہا ہے'' تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ کہا۔ مگر یہ کتابیں تو پہلے ہی بھیج چکے تھے complaint ہے، سوال یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد: جی؟

جناب یحییٰ بختیار: یہ کتابیں، یہ complaint جو انہوں نے کی، اس کے بعد انہوں نے لکھ کے بھیجیں وہاں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں، نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: ...... یہ پہلے بھیج چکے تھے؟

مرزا ناصر احمد: یہ تو ...... complaint تو ...... بڑا لمبا...... شروع، دعوے کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا۔

جناب یحییٰ بختیار: تو یہ انہوں نے جو کتابیں بھیجیں، یہ تو انگریز کو خوش کرنے کے لئے نہیں بھیجیں انہوں نے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ان کا پراپیگنڈا اپنی طرف سے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، اپنے لئے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......فی سبیل اللہ؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، لیکن یہ میں نے پہلے بتایا اس کا اثر ان کے اوپر بھی پڑا۔ لیکن یہ تھا اپنے لئے اور......

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman, Sir, shall be have the break for fifteen minutes? The room is very hot. We have no......

مرزا ناصر احمد: ہاں، very hot۔

Mr. Yahya Bakhtiar: It is very hot.

Mirza Nasir Ahmad: Depressing.

Mr. Yahya Bakhtiar:......(Because the airconditioner is not working today.

Mirza Nasir Ahmad: Hot and depressing.

Mr. Yahya Bakhtiar: Because the air-conditioner is not working.For 15, 20 minutes.

Madam Chairman: Till 12.30 ?

جناب یحییٰ بختیار: 12.30 ٹھیک ہے جی۔ 12-15 کر دیجئے، تب بھی ہو جائیگا۔

Madam Chairman: As you like.

جناب یحیٰ بختیار: بھئی! میں تو آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ آپ کا کورم نہیں پورا ہوتا تو میں کیا کروں؟

ایک آواز: گرمی بہت ہے۔

مرزا ناصر احمد: بے حد گرمی ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: ایک، دو فین (fan) اور بھی کریں۔ ایک فین یہاں arrange کر دیں۔ ایک فین اسلم صاحب (سیکرٹری) یہاں arrange کر دیں۔ ایسے مجھے اور مرزا صاحب، دونوں طرف۔

ایک آواز: نہیں جی ایئر کنڈیشنر کام نہیں کر رہا۔

محترمہ چیئرمین: اگر ایک پنکھا......

جناب یحیٰ بختیار: ایک ان کی طرف، ایک یہاں۔

محترمہ چیئرمین: ہاں، دو پنکھے لگوائیں، دو پنکھے منگوائیں۔

جناب یحیٰ بختیار: آپ صرف اپوزیشن کو ٹھنڈا رکھ رہے ہیں!

Madam Chairman: The delegation is permitted to leave.

مرزا ناصر احمد: تو اب کب؟ When do we reassemble at 12.15

Mr. Yahya Bakhtiar: 12.15 half hour جی۔

The Special Committee adjourned to reassemble at 12.15 p.m.

The Special Committee reassembled after break, Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

REVIEW OF PROGRESS OF THE CROSS-EXAMINATION

ایک رکن: عالی جناب چیئرمین صاحب!

جناب چیئرمین: ایک سیکنڈ۔ ہاں۔ ایک سیکنڈ۔ چوہدری صاحب! شاہ صاحب! آج
کی، آج کی proceedings ہو لینے دیں جب رات کو نو، ساڑھے نو، دس بجے ختم کریں
گے پھر ریویو کرلیں گے، پھر ریویو کرلیں گے کہ کتنا اور رہتا ہے۔

Sardar Maula Bakhsh Soomro: My submission is, Sir, the question is put, they are finished or scrutinized the question, or reduce the number, that I can see. But the question is still pending and this is wound up today?

Mr. Chairman: No, no, I assure you, Sir, that is ……

Sardar Maula Bakhsh Soomro: I am that one who strongly oppose it.

جناب چیئرمین: میری بات سنیں I not going to cut it short, we are not going to leave it in the middle, we are not going to just stop it. ہم
صرف یہ کریں گے کہ آج شام کو، آج رات کو جب اسمبلی ایڈجرن کریں گے، اس سے
پہلے پانچ منٹ، دس منٹ، پندرہ منٹ آدھا گھنٹہ ڈسکس کرلیں گے کہ کون کونسے
Topics باقی رہتے ہیں اور کتنا وقت چاہیئے۔

مولانا عبدالحق: جناب جی۔

جناب چیئرمین: مولانا عبدالحق!

READING OF AYAT OR AHADITH IN THE CROSS-EXAMINATION

مولانا عبدالحق: گزارش یہ ہے کہ ہمارے اٹارنی جنرل صاحب بہت اچھے طریقے
سے چل رہے ہیں۔ مگر اتنی بات ہے کہ اب جو مسئلہ اس وقت پیش ہوا ______ یفع

الحرب ______ تو اس میں یہ اس کے ساتھ ایک لفظ کہہ دیا اور کچھ نہیں۔ اور انہوں نے یہ کہا کہ اسلام میں جہاد مطلق جائز نہیں ہے۔ اب اس کے لئے آیتیں موجود ہیں۔

گزارش یہ ہے کہ یہ عربی عبارت اور ان آیات اور احادیث کو وہ اٹارنی جنرل صاحب اگر اجازت دیں تو ہمارے حضرت مفتی صاحب یا میں عرض کرونگا۔ اب انہوں نے جو عبارت اس وقت پیش کی، اس میں عربی میں یہ کہہ دیا کہ "امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام یا مسیح موعود جب آئیں گے تو دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا، کوئی فرقہ نہیں رہے گا۔ اسی عبارت کو اس نے پیش کیا اور پھر اس نے کہا کہ شرائط نہیں ہوں گی"۔ نہیں اس وقت مسیح موعود وہ تو حاکم ہو کر آئیں گے، تمام دنیا پر تسلط ہوگا، اور کل دنیا:

پھر یہ بھی پوچھنا چاہئیے کہ صرف یضع الحرب، ہے یا یہ وہ مسیح موعود صلیب کو ختم کرے گا، خنزیر کو قتل کرے گا۔ تو کیا مرزا کے زمانے میں صلیب ختم ہو گئی یا عیسائیت پھیلی؟

میری عرض اتنی ہے کہ اگر کسی وقت آیت یا حدیث کی ضرورت ہو تو مفتی صاحب کو......

جناب چیئرمین: وہ آگے بھی، مولانا! وہ آگے بھی مفتی صاحب نے آیتیں پڑھی تھیں۔ مولانا ظفر احمد انصاری صاحب پڑھ رہے ہیں۔ وہ ان کو آپ بتا دیں، یہ پوچھ لیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! میں نے یہ ان سے پوچھا کہ ان کے زمانے میں یہ ہوگا؟ تو وہ کہتے ہیں کہ زمانہ دو تین سو سال کا ہے، وہ اس کے لئے حوالے پیش کریں گے، حدیثیں پیش کریں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، نہیں وہ آپ بے فکر رہیں۔

مولانا ظفر احمد انصاری!

جناب یحییٰ بختیار: (مولانا عبدالحق سے) وہ آپ کہہ دیں تو میں ان کو کہہ دوں کہ وہ آپ کو سنا دیں۔

URGENCY OF THE CROSS EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: اب آپ نے یہ فرما دیا ہے کہ شام کو ہم جائزہ لیں گے کہ کیا کام رہ گیا کیا نہیں۔ لیکن بیچ بیچ میں اگر اس طرح کی باتیں ہوں کہ جلدی ختم کرو، جلدی ختم کرو......

جناب چیئرمین: نہیں، یہ نہیں، ابھی......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: میں عرض کر دوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ سوال پوچھ رہے ہیں، ان کا ذہن پھر بہت پراگندہ ہو جاتا ہے، وہ confuse ہو جاتے ہیں کہ کیا پوچھیں، کیا نہ پوچھیں۔ لہذا ......اور یہ ریکارڈ ایسا نہیں ہے کہ آج صرف ہمارے ہاں کام آئیگا، بلکہ سارے عالم اسلام میں کام آئیگا۔ اس میں چار روز، پانچ روز، چھ روز، دس روز کی تاخیر جو ہے، وہ کوئی معنیٰ نہیں رکھتی۔ تو اس لئے یا تو ہاؤس میں یہ بات ڈسکس ہو کر کے طے ہو جائے، اور اگر یہ معلوم ہو کہ ختم کرنا ہے، تو پھر خواہ مخواہ دردسری کیوں لی جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہم کسی طریقے سے بات کریں گے۔ یہ نہیں کہ کسی وقت کہا ‘‘ختم ہوگا’’ کسی وقت ‘‘نہیں، جاری رہے گا’’۔ ہم ریویو کریں گے باقاعدہ، سائنٹیفک طریقے سے، رات کے سیشن کے بعد۔ ابھی ایک sitting اب ہے، ڈیڑھ بجے تک یا پونے دو تک، اور دو رات کو ہوگی۔

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ٹھیک ہے۔

PROCEDURE OF THE CROSS-EXAMINATION

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ایک چیز اور عرض کرنا چاہتا ہوں، اگر اٹارنی صاحب اس سے متفق ہوں، کہ اب بہر حال لوگوں کو جلدی ہے، کم سے کم وقت میں کام کریں۔ اگر یہ صورت ہو کہ کسی موضوع پر ان کی تحریروں کے متعلق وہ پڑھ کر کے ہم یہ کہیں کہ وہ اس کو

اپنی تحریر accept کرتے ہیں یا نہیں۔ وہ ریکارڈ پر آ جائے اس کے بعد پھر یہ کہ وہ اس کی وضاحت کریں گے، نہیں کریں گے، لیکن وہ یہ تسلیم کریں کہ یہ مرزا صاحب نے لکھا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو تسلیم کر رہے ہیں، وہ تو کر رہے ہیں۔ ہم تو کوئی ایسے سوال نہیں......

مولانا محمد ظفر احمد انصاری: ہاں، وہ ہم ان سے تسلیم کراتے ہیں، اس لئے کہ بہت سی چیزیں باقی رہ گئیں اور وہ بڑی اہم ہیں۔ تو کم سے کم وہ ریکارڈ پر آ جائیں کہ ہم نے ان کی یہ تحریر پیش کی۔ انہوں نے یا تو انکار کیا یا اس کو accept کیا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ملک کرم بخش اعوان!

جناب کرم بخش اعوان: میں تو یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ جب وہ کسی کتاب کا حوالہ پڑھتے ہیں، کوئی صفحہ بتاتے ہیں، وہ یہ دیکھ لیں کہ ٹھیک ہے یا غلط ہے۔ اور اس کے بعد وہ تاویلیں بہت زیادہ لمبی کرتے ہیں، وقت اس میں ضائع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: کتابوں کے علاوہ ممبروں کا بھی خیال رکھیں ناں جی کہ چالیس تو پورے کر دیا کریں۔

ایک آواز: ہیں جی؟

جناب چیئرمین: چالیس ممبر تو پورے کر دیا کریں ناں جی، اس کا بھی تو خیال رکھیں۔ ساری چیزیں اکٹھی سوچا کریں۔ یعنی ہمارے کم سے کم دو دو گھنٹے ضائع جو ہوتے ہیں کورم پورا کرنے کے لئے ......

جناب کرم بخش اعوان: یہ تو چاہیئے جی، ہر ممبر کو چاہیئے کہ وقت پر آئے۔

سید عباس حسین گردیزی: ...... ضرورت نہیں، کیونکہ وہ تو ایسی باتیں کرتا ہے جو ہمارے عقیدے میں بھی ہیں ان کو سننے کی کیا ہمیں ضرورت ہے؟ یا کسی ایسے مولوی کا

ذکر کر دیا کہ فلاں مولوی نے یہ کہا تھا۔ وہ نہ ہمارا مولوی، نہ کچھ نہ کہا اور یہ بالکل یعنی وقت ہمارا ضائع ہو رہا ہے……

Mr. Chairman: Yes, they amy be called.

سید عباس حسین گردیزی: ……اسی لئے ہم نے اٹارنی جنرل صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ سوال سارے آ جانے چاہئیں۔

Mr. Chairman: They may be callled.

(Interruption)

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, may I know, Sir, the order or decision? Will it be over this evening or will it continue till the questions are finished?

Mr. Chairman: I have announced my decision, I have already announced my decision.

Sardar Maula Bakhsh Soomro: Sir, you say that we will have two sessions tonight holding two sessions tonight?

جناب چیئرمین: آپ باتوں میں مصروف رہتے ہیں، میں نہ یہ کہا ہے کہ آج رات سیشن کے بعد ریویو کریں گے، entire ہاؤس میں، کہ کیا پوزیشن ہے، کہاں تک چلنا ہے، کس حد تک۔

(The Delegation entered the chamber.)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney-General.

Mr. Yahya Bakhtiar: Sir, the fan is too close to me now.

مرزا صاحب کی طرف بہت دور ہے، میری طرف بہت نزدیک ہے۔ وہ دوسرا نزدیک رکھیں۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، اس کو ادھر کریں۔

جناب یحییٰ بختیار: تھوڑا سا موڑ دیں، تھوڑا سا موڑ دو۔

CROSS-EXAMINATION OF THE QADIANI GROUP DELEGATION

جناب یحییٰ بختیار: یہ اسی سلسلے میں جو میں حوالے پڑھ رہا تھا، پہلا حوالہ میں نے ابھی آپ کو پڑھ کر سنایا ہے کہ انہوں نے صدہا کتاب میں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب، مصر، بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔ اس کے بعد اسی طرح ایک اور حوالہ ہے مرزا صاحب کا:

> ''میں نے مناسب سمجھا کہ اس رسالہ کو بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ میں بھیج دوں کیونکہ اس کتاب کے صفحہ 153 پر جہاد کے مخالف میں ایک مضمون لکھا گیا ہے اور میں نے بائیس برس سے اپنے ذمے یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ممالک میں ضرور بھیجوایا کروں۔ اس وجہ سے میری عربی کتابیں عرب کے ملک میں بھیجی بھی، بہت شہرت پا گئی ہیں''۔

مرزا صاحب! یہ ہے ''اشتہار ______ تبلیغ رسالت'' جلد دہم، صفحہ 26 پر۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: آپ نے فرمایا کہ چونکہ ایک مولوی صاحب نے ان کے خلاف complaints کی تھی انگریز کو، اس وجہ سے انہوں نے یہ کہا۔ یہاں تو کہتے ہیں ''بائیس سال سے میں نے یہ ڈیوٹی اپنے سر رکھی ہوئی ہے......''

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ''......کہ عرب ممالک میں، مسلمانوں کے ملکوں میں میں یہ تبلیغ کروں''۔

مرزا ناصر احمد: ’’اور یہ مسلم ممالک بہت خوش ہیں‘‘ یہ بھی لکھا ہے۔ ساری عبارت مانتا ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: ’’سبھوں کی شہرت ہوئی ہے وہاں‘‘ ______ یہ لکھا ہوا ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں۔ اور یہ وہ زمانہ ہے...... اصل میں آج کے زمانے میں جب تک وہ پس منظر ہمارے سامنے نہ ہو، ہم حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اس پس منظر کو سمجھنے کے لئے یہ سنئے ذرا۔ یہ بڑے مشہور ہیں علامہ علی الحائری۔ 28 جنوری 1923ء کو...... اسی پس منظر کے متعلق یہ بڑا اہم حوالہ ہے:

> ’’اب استجابت دعا کا وقت ہے بعد از دعائے خاتمہ بالخیر آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اس مذہبی آزادی کے قیام و دوام کے لئے صدق دل سے آمین کہیں کیونکہ فی الحقیقت آپ بہت ہی نا شکرگزار ہونگے کہ اگر آپ اس کا اعتراف نہ کریں کہ ہم کو ایسی سلطنت کے زیر سایہ ہونے کا فخر حاصل ہے جس کی عدالت اور انصاف پسندی کی مثال اور نظیر دنیا کی کسی اور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔ فی الواقعہ بادشاہ وقت کے حقوق میں ایک اہم حق یہ ہے کہ رعایا اپنے بادشاہ کے عدل و انصاف کی شکرگزاری میں ہمیشہ رطب اللسان رہے۔ اس میں بھی حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی تعسی مسلمانوں کو (یعنی اسوۂ حسنہ کی پیروی) تعسی مسلمانوں کو لازم ہے کہ آپؐ نے بھی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی) نوشیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حضور کی تعسی میں مسلمان اس مبارک، مہربانی، منصف اور عدل گستر برطانیہ عظمیٰ کی دعا گوئی اور ثناء جوئی کری اور اس کے احسانوں کے شکرگزار رہیں۔ اس کے علاوہ......‘‘

جناب یحیٰی بختیار: مرزا صاحب! ایسی خوشامد لوگ کرتے رہیں، میں اس کی بات نہیں کر رہا، میرا سوال ہی اور تھا......

مرزا ناصر احمد: ایسی خوشامد جو کرتے رہیں، نہیں جی، حضرات بڑے پائے کے علماء اور اس وقت کے مذہبی لیڈروں کی بات ہو رہی ہے ایسے ویسے کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب یحیٰی بختیار: میں تو جانتا نہیں، واقف نہیں، مجھے تو کوئی ایسے خوشامدی معلوم ہو رہے ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ان کے بڑے، شیعہ حضرات کے بہت بزرگ مجتہد......

جناب یحیٰی بختیار: پانچ نے اور کہا ہوگا، دس نے اور کہا ہوگا۔ میں تو ایک اور سوال آپ سے پوچھ رہا تھا جو کہ......

مرزا ناصر احمد: میں اسی کا پس منظر آپ کو......

جناب یحیٰی بختیار: ......مہدی سے جو تعلق رکھتا ہے۔ بے شک پڑھ دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔ ہمارے اس وقت کے بڑے مشہور عالم مولوی محمد حسین صاحب! بٹالوی نے رسالہ ''اشاعت السنہ'' جلد ٦ صفحہ ٦، حاشیہ ۱۴۸، بابت ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء لکھتے ہیں ______ یہ اب میں دوسری دلیل دے رہا ہوں ______ میں نے پہلے کہا تھا ناں کہ شکایتیں کرتے رہتے تھے......

جناب یحیٰی بختیار: یہ جب مرزا صاحب کا اثر تھا، اس زمانے کی بات ہوگی۔

مرزا ناصر احمد: ۱۸۹۳ء میں۔

جناب یحیٰی بختیار: یہ چھوڑ چکے تھے مرزا صاحب کو؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔

جناب یحیٰی بختیار: اچھا، یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے۔ کیونکہ ان کے اثر میں کافی عرصہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔ یہ مرزا صاحب کو چھوڑ چکے تھے:

> "اس کے (مرزا صاحب) دھوکے پر یہ دلیل ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی (جو غیر مذہب کی گورنمنٹ ہے) وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی کے جان و مال لینے اور اس کا مال لوٹنے کو حلال و مباح جانتا ہے۔ لہذا گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پر خذر رہنا ضروری ہے۔ ورنہ اس مہدی قادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے نہیں پہنچا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب میرا سوال جو تھا وہ جہاں تک برطانیہ حکومت کا تعلق ہے، آپ نے کہا کہ دین کے معاملے میں دخل نہیں دے رہی اور ایسی حدیث ہے کہ ان کے لئے اطاعت کریں۔ تو میں نے اس موقع پر یہ سوال پوچھا تھا کہ:

> "میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب، مصر، بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں"۔

وہاں تو ان پر کوئی اطاعت برٹش گورنمنٹ کی نہیں تھی جو ان ملکوں میں یہ کتابیں بھیجی گئیں؟

مرزا ناصر احمد: آپ نے بھی وہ اطاعت کا ذکر نہیں کیا، تائید میں کہا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: "تاہید" مطلب ......

مرزا ناصر احمد: یعنی ان ممالک میں جو یہ تاثر......

جناب یحییٰ بختیار: ......برٹش گورنمنٹ کی تائید میں، اطاعت نہ سہی، تائید سہی۔

مرزا ناصر احمد: میں اس کا مطلب بیان کرتا ہوں۔ کہا یہ ہے کہ جو ایک حصہ دنیا کا ان ممالک میں یہ تاثر پیدا کر رہا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ دین کے معاملہ میں دخل دیتی اور آزادی نہیں دے رہی اور مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہی ہے اس لئے اس کے خلاف جہاد ہونا چاہئے، تو یہ تاثر جو دنیا دے رہی ہے......

جناب یحییٰ بختیار: ہاں، مرزا صاحب! میرا سوال اب بالکل simple ہو جاتا ہے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... برطانیہ کا بادشاہ، 'Defender of Faith' کہلاتا ہے، وہ صلیب کا محافظ ہے، اس کے تاج پر صلیب کا نشان ہے، یہ آپ کو اچھی طرح علم ہے......

مرزا ناصر احمد: بہت خوب! ابھی میں بتاؤنگا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یعنی یہ ہے، مسیح موعود صاحب، مرزا غلام احمد صاحب، جس کو مسیح وہ کہتے ہیں، اس نے آ کے صلیب کو توڑنا تھا، یہ ایران، افغانستان اور مصر تک اس کو پھیلا رہے ہیں اور کہتے ہیں "یہ اچھی گورنمنٹ ہے" اس کا پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں کہتے ہیں "اس کی اطاعت کروں"۔ یہ مہدی کیسی قسم کا ہے! یہ ہمیں اس قدر بتائیے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، آپ کا سوال یہ ہے کہ دعویٰ ہے اس مہدی کے ہونے کا جس نے صلیب کو توڑنا تھا......

جناب یحییٰ بختیار: صلیب کو توڑنا، خنزیر کو ختم......

مرزا ناصر احمد: ...... اور ایک عیسائی حکومت کے متعلق حق گوئی سے کام لیتے ہوئے یہ لکھ رہا ہے کہ "وہ مذہب میں دخل نہیں دیتی" اور جہاں تک......

جناب یحییٰ بختیار: ان کی تائید میں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ان کی تائید میں

جہاںتک کسر صلیب کا تعلق ہے، ایسی ٹوٹی ہے کہ یورپ میں جا کر آپ بات کریں یا جہاں جہاں ان کے وہ activities تھیں مشنری، ویسٹ افریقہ، ایسٹ افریقہ، تو آپ

کو پتہ لگے گا کہ وہ صلیب ٹوٹ چکی۔ اور انگلستان میں ۶۷ء میں، اس میں اپنا جو ہے، اسکاٹ لینڈ کے دارالخلافہ میں پریس کانفرنس میں میں نے کہا کہ عیسائیت سے آپ کی قوم کوئی دلچسپی نہیں لیتی۔ تو مجھ سے پوچھا گیا کہ کس چیز سے آپ نے اندازہ لگایا؟ میں نے کہا لندن کے گرجوں کے سامنے میں نے "For Sale" کے بورڈ دیکھے۔

اور جہاں تک 'Defender of Faith' کا تعلق ہے، ڈنمارک کوپن ہیگن میں ایک کانفرنس میں ایک شخص نے ذرا سا بے ادبی کا فقرہ اسلام کے خلاف کہا۔ میں نے اس کا جواب یہ دیا کہ مجھے عیسائیت پر رحم آتا ہے۔ تو سارے متوجہ ہو گئے کہ رحم کیوں آتا ہے۔ میں نے کہا کہ:

"One who is Defender of Faith......"

یہ جو آپ نے ابھی کہا ناں، اس سے مجھے یاد آ گیا:

"One who is Defender of Faith, had to sign the sodomy Bill".

ان دنوں میں تازہ تازہ ہوا ہوا تھا۔ تو حواس باختہ ہو گئے وہ۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ دلائل دیئے ہیں جن کا جواب نہیں دے سکتے۔

قرآن کریم کی عظمت، قرآن کریم کی شان، قرآن کریم کے جلال، اسلام کی جو اس وقت تعلیم ہے، جس سے بڑھ کر انسان کا دماغ سوچ نہیں سکتا، اس کے متعلق میں نے یورپ میں چیلنج دیئے عیسائیت کو، اور انہوں نے ......وہ پرانے چیلنج ہیں، لیکن میں نے ان کو دہرایا، اور اس پر سات سال گزر چکے ہیں، ان کو یہ ہمت نہیں ہوتی کہ قبول کریں۔

تو جہانتک صلیب کا ......

جناب یحییٰ بختیار: یہ جو تبلیغ......

مرزا ناصر احمد: ...... جہاں تک صلیب کا تعلق ہے، صلیب ٹوٹ چکی۔

جناب یحییٰ بختیار: اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ برطانیہ کے تاج پر صلیب نہیں ہے اب، اس کی اطاعت کرنا اب اسلام کا......

مرزا ناصر احمد: برطانیہ کے تاج پر صلیب عزت کا نشان نہیں ہے اب، ذلت کا نشان ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: اچھا جی، وہ ذلت کے نشان کی اطاعت، آپ نے کہا، فرض ہے!

مرزا ناصر احمد: اطاعت ''انا للہ وانا الیہ راجعون''۔

جناب یحییٰ بختیار: اس ملک کے اندر آپ نے مسلمانوں کو کہا کہ انگریز کی حکومت کی اطاعت فرض ہے آپ پر۔ وہ ذلت کا نشان، اور یہ مسیح کہتا ہے کہ توڑنے کی بجائے آپ اس کی اطاعت کریں!

مرزا ناصر احمد: مسیح نے کسر صلیب کرنی تھی۔ وہ کی اور ہو رہی ہے۔ جس بات پر ____ یہ عجیب بات ہے ____ کہ جب جماعت احمدیہ اپنے زمانہ کے تمام بڑے بڑے علماء سے اتفاق کرتی ہے، تو وہ وجہ اعتراض بنا لیا جاتا ہے۔ اس زمانے کے بڑے بڑے بزرگ علماء نے جو فتوے دیئے، جماعت احمدیہ کا فتویٰ اس سے مختلف نہیں۔ تو اگر ہم اتفاق کریں تب بھی زیر عتاب، اگر ہم اختلاف کریں تب بھی زیر عتاب یہ مسئلہ ہماری سمجھ سے ذرا اونچا نکل گیا۔ اور یہ...... جب اس نے صلیب کے ٹوٹنے کا ...... یہ دیکھ لیں، یہ ہمارے ایک یہ نور محمد نقشبندی کا یہ ہے......

جناب یحییٰ بختیار: آپ تو ...... مرزا صاحب! اس صلیب کی تائید کو جہاں مسلمان عرب......

مرزا ناصر احمد: صلیب کی تائید کو نہیں......

جناب یحییٰ بختیار: یعنی اس حکومت کی جس کا، صلیب ان کا نشان تھا فخر تھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں، اُس حکومت کی جو مذہب میں دخل نہیں دیتی تھی۔ یہ تو کل کو کوئی کہے گا کہ اس حکومت کی جو طہارت نہیں کرتی اور ناپاک ہے۔ اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ جو اس کی تعریف کی گئی ہے، یہ نہیں کی گئی کہ اس کی تعریف ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس کے تاج پر صلیب کا نشان ہے۔ یہ کہا کہ ہم اس لئے اس کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ مذہب میں دخل نہیں دیتی، اور مذہبی آزادی بھی ہے۔ تو دو چیزیں جن کا آپس میں تعلق ہی کوئی نہیں، اس کو کیسے ملائیں گے ہم؟

جناب یحییٰ بختیار: ایک

مرزا ناصر احمد: مرزا صاحب! اگر اس sense میں آپ کہیں کہ یہ صلیب کو توڑا کہ مشنری وغیرہ جو اسلام پر حملے کر رہے تھے، ان کو جواب دے رہے تھے، وہ تو ایک اور sense ہے، وہ گورنمنٹ سے علیحدہ ہے۔ عیسائی مشنری آئے، آپ نے کہا، کہ جب انگریز کے ساتھ بڑی فوج آئی اور بڑا......

مرزا ناصر احمد: مسئلہ صاف ہو گیا۔ اگر وہ علیحدہ چیز ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں کہہ رہا ہوں کہ میں دو different کو لے رہا ہوں۔ ان کے خلاف مرزا صاحب نے بہت کچھ کام کیا، اس سے کسی کو انکار نہیں ہے، بڑے سخت جواب دیئے method ٹھیک تھا، غلط تھا، وہ اور بات ہو سکتی ہے کیونکہ انہوں نے یسوع کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔ بالکل......

جناب یحییٰ بختیار: ......وہ علیحدہ سوال ہے۔ میں یہاں گورنمنٹ کو دیکھ رہا ہوں کہ جس کا سمبل صلیب ہے، کراس ہے۔ تو اس لئے آپ معاف کریں، جو میں کہتا ہوں، کہ ان کی contradiction آ جاتی ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، وہ ٹھیک ہے، میرا مطلب ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں میں جواب دوں تو ابھی دے دوں، بیچ میں یا آپ کا انتظار کروں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ میں دوسرے سوال پر آ رہا تھا ابھی تو چونکہ ......

مرزا ناصر احمد: بات یہ ہے کہ جہاں تعریف کی، تعریف کی وجہ بھی بتائی۔ اگر اس جگہ جو تعریف کرنے کی وجہ بتائی ہے اسے ہم چھوڑ دیں اور تعریف کو اٹھا کو ایک ایسی چیز کے ساتھ بریکیٹ کر دیں جس کا وہاں ذکر نہیں تو ہمارا استدلال غلط ہو جائے گا۔ جہاں بھی تعریف کی ہے وہاں کہیں نہیں کہا کہ ہم اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ بادشاہ کے سر پر جو تاج ہے اس پر صلیب کا نشان بنا ہوا ہے۔ یہ کہا ہے ______ جیسا کہ اس وقت کے تمام بزرگ ہمارے علماء مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے کہتے ہیں ______ کہ ہم اس لئے تعریف کرتے ہیں کہ یہ اس حکومت نے مذہبی آزادی دی ہے اور ______ interfere نہیں کرتی۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، یہاں تو میں ......وہ تو میں نے عرض کیا وہ تو میں سمجھ گیا ہوں جس بات کو میں نہیں سمجھ سکا وہ یہ تھا کہ یہاں مذہبی آزادی تھی، اس لئے انہوں نے کہا کہ اس کی اطاعت کرو۔ مگر باہر ان مسلمانوں کے ملکوں میں ایک تو مذہبی آزادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہاں آزادی نہ ہو۔ افغانستان ہے، مصر ہے، وہاں انگریز کی تائید میں کتابیں بھیجنا، یہ کیا صلیب توڑنا تھا یا صلیب پھیلانا تھا؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، بیچ میں ایک لفظ، فقرہ چھوڑ گئے ......

جناب یحییٰ بختیار: تو اس لئے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... آپ نے explain کر دیا، مگر میں ایسے ہی کہہ رہا ہوں......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں ایک، ایک لفظ بیچ میں جو رہ گیا ہے، اگر وہ غائب ہو تو مطلب نہیں سمجھ آئے گا۔ وہاں تائید یہ کہہ کے کی کہ اس لئے ہم ان سے جہاد کو جائز نہیں سمجھتے کہ یہ مذہبی آزادی دیتے ہیں اور جہاد کی شرائط نہیں پوری۔ اور اس طرح پر دنیا سے فتنہ و فساد دور کرنے کی کوشش کی تا کہ امن میں ان سے تبلیغ اسلام ہو سکے۔

جناب یحییٰ بختیار: جہاد کبیر، جہاں تک آپ نے ذکر کیا، وہ آپ سمجھتے تھے کہ انگریز کی حکومت میں بھی یہ اس کی اجازت تھی اور مرزا صاحب کرتے رہے ہیں۔ اب مرزا اصاحب! ایک دوسرا سوال یہ آتا ہے کہ ایک ہوتا ہے جہاد جو کہ فرض ہوتا ہے۔ ایک ہوتا ہے انسان کو غصہ، جوش آ کے۔ اب جو عیسائیوں نے آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کی تو ایک آدمی غصے میں آ کے، ایمان کے جذبے کے تحت یا اسلام کے جوش میں یا ایسے ہی غیرت جو آ جاتی ہے، کسی کے بزرگ کو کوئی کچھ کہے تو جواب دے دیتا ہے، وہ جواب، میں اس کو خواہ گالیاں ہوں یا جواب میں سخت جواب ہو۔ اور ایک وہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا فرض سمجھتا ہے، دینی جہاد کا فرض، کہ اس کا جواب دے۔ یہ عیسائی جو آئے اور مرزا صاحب نے جو جواب دیئے ان کو آپ ان کو کس کیٹیگری میں رکھیں گے کہ یہ جہاد کے جذبے سے دیئے کہ غصے میں جوش میں، جذبہ ایمان میں آ کے، جوش اسلام کی وجہ سے، غیرت کی وجہ سے، انہوں نے یہ جوابات دیئے؟ ان کو جو سخت زبان استعمال کی، یہ جہاد تھا آپ کی نظر میں؟

مرزا ناصر احمد: سوال ختم ہو گیا؟

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی۔

مرزا ناصر احمد: جہاد کبیر کے متعلق قرآن کریم کا یہ حکم ہے:

(وہ طریق اختیار کرو جو تمہارے نزدیک زیادہ موثر ہے)۔

کبھی غصے کا طریق موثر ہوتا ہے، کبھی نہایت نرمی اور عاجزی اور پیار، محبت سے سمجھانا موثر ہوتا ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو صداقت حیات انسانی ہے، یعنی اسلام اور اس کی شریعت، اس کو وہ سمجھنے لگے، اور اللہ تعالیٰ نے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نوع انسانی پر رحم کرنے کا ایک طریق بنایا، قرآن کریم نازل ہوا حضرت خاتم الانبیاء پر، اس سے سارے انسان فائدہ اٹھائیں۔ تو ......اور جب ہم اس اصول کے مطابق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کروڑوں سطروں کے مقابلے میں، جو پیار اور محبت سے سمجھانے والی ہیں، دو چار جگہ:

میں جو دوسرا طریق ہے کہ ذرا جھنجھوڑا بھی دیا کرو، اگر ضرورت محسوس ہوا، اور اس کے نتیجے میں اصلاح کی امید ہو، وہ بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔ اور ان کا اتنا بڑا فرق ہے، اپنی volume میں، کہ دوسرا حصہ ہر آدمی سمجھے گا جو مطالعہ کریگا _____ ویسے تو نہیں سمجھ آ سکتی _____ کہ وہ نظر انداز ہونے کے قابل ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: جو میں سمجھا، مرزا صاحب! کہ یہ بھی جہاد کے جذبے سے انہوں نے کیا۔

مرزا ناصر احمد: بالکل۔

جناب یحیٰ بختیار: یعنی یہ جو صرف وقتی جوش کی وجہ سے یا اس سے نہیں تھا؟

مرزا ناصر احمد: وقتی جوش تو ہوتا ہی نہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، میں یہ کہہ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، بالکل نہیں۔

جناب یحیٰ بختیار: اور اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں تھی؟

مرزا ناصر احمد: اور بہت ساری وجوہات ہوسکتی ہیں۔ کسی کا ذکر آئے گا تو ”ہاں“ یا ”نہ“ کردیں گے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ مرزا صاحب! ایک میرے پاس حوالہ دیا گیا ہے کہ یہ نہ انہوں نے جذبہ جوش سے دیا، نہ جذبہ ایمان سے دیا، نہ جہاد کی وجہ سے دیا، بلکہ انگریز کی حکومت کو مضبوط کرنے کے لئے یہ سارا کچھ کرتے رہے ہیں۔ وہ ان کا ایک خط ہے ”تریاق القلوب“ ضمیمہ ۲، صفحہ 307-310۔

مرزا ناصر احمد: یہ کس سن کا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: ”تریاق القلوب“ میں ہے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا ”تریاق القلوب“۔

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں وہ لیٹر جو انہوں نے لکھا، اس میں سے میں ایک حصہ پڑھ کے سناتا ہوں آپ کو، پھر وہ آپ دیکھیں گے۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:

”میں اس بات کا بھی اقراری ہوں ......“

انگریز کو لکھ رہے ہیں، گورنمنٹ کے ......

مرزا ناصر احمد: یہ کس کے نام خط ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: میرے خیال میں لیفٹیننٹ گورنر ہے کہ کون ہے، گورنمنٹ عالیہ یا ......

Mirza Nasir Ahmad: Open letter?

جناب یحییٰ بختیار: Open letter ہے یا ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ...... direct address ہے۔ کتابوں میں اس وقت تو open ہے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: ہوں۔

جناب یحییٰ بختیار: تو:

> ''ایک عاجزانہ درخواست گورنمنٹ عالیہ حضور گورنمنٹ''

یہ ہے جی ضمیمہ نمبر 3، متعلق کتاب ''تریاق القلوب'':

> ''حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست''

وہ اس میں سے میں پڑھ رہا ہوں:

> ''میں (فرماتے ہیں مرزا صاحب) اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہو گئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار، لاھیانہ سے نکلتا ہے، نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں ......''

وہ تحریریں میں چھوڑ دیتا ہوں ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ آپ نے بھی اس دن چھوڑ دی تھیں جو آنحضرت کی شان میں گستاخی تھی۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار:

> ''تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر، جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے، ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا

کرنے کے لئے ......حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے‘‘۔

Expediency حکمت عملی ......

مرزا ناصر احمد: expediency......

جناب یحیٰ بختیار: ......جو میں سمجھتا ہوں۔ وہ آپ......

مرزا ناصر احمد: نہیں نہیں، یہ expediency......

جناب یحیٰ بختیار: میں پڑھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: اچھا۔

جناب یحیٰ بختیار:

’’......تو سریع الغضب انسانوں کے جوش صرف ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے کہ جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی، چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں...... بالمقابل سختی تھی، کیونکہ میرے conscience نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو وحشیانہ جوش رکھنے والے آدمی موجود ہیں، ان کے غیض وغضب کی آگ کو بجھانے کے لئے یہ طریقہ کافی ہو گا ......بایں ہمہ میری تحریر پادریوں کے مقابل پر...... جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خشک کیا گیا۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجے کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں‘‘۔

تو یہاں مرزا صاحب! میں نے سوال یہ پوچھنا تھا کہ مرزا صاحب یہ نہیں کہتے کہ ’’یہ میرا فرض تھا‘‘ یا ’’جہاد کبیر تھا‘‘۔ یہ بھی نہیں کہتے کہ ’’مجھے جوش آ گیا، جذبہ تھا اسلام

کا"۔ بلکہ انگریز حکومت کی مضبوطی کے لئے، امن قائم کرنے کے لئے، جس سے وحشی مسلمان جن کو! آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کی وجہ سے جوش آ جاتا تھا، ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے، تاکہ برٹش گورنمنٹ میں لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم پیدا نہ ہو جائے، اس خدمت کو سرانجام دینے کے لئے مرزا صاحب نے یہ ساری کتابیں لکھیں عیسائیوں کے خلاف۔ اس سے یہ impression پڑتا ہے۔

مرزا ناصر احمد: یہاں تو کتابیں لکھنے کا ذکر نہیں نمبر ایک......

جناب یحییٰ بختیار: ہے۔

مرزا ناصر احمد: ساری کتابیں ہیں اپنی کتابوں میں سخت نظریہ وہ ہے ذکر......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مشنریوں کے خلاف، میں کہہ رہا ہوں، سب......

مرزا ناصر احمد: مشنریوں کے خلاف جو سخت حصے ہیں، اس کا ذکر کر رہے ہیں آپ؟

جناب یحییٰ بختیار: میں پھر پڑھ لیتا ہوں، ممکن ہے کہ میں نے غلطی کر لی ہو۔

مرزا ناصر احمد: یہ اگر کتاب مجھے دے دیں تو میں دیکھ کے سارا بتا دیتا ہوں۔ لائبریرین صاحب!

جناب یحییٰ بختیار: (لائبریرین سے) یہ کتاب دے دیجئے ان کو تو کہتے ہیں:

> "......کہ ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی، چند ایسی کتابیں لکھیں......"

چند ایسی کتابیں، ______ میرا مطلب یہ نہیں کہ ساری مرزا صاحب کی تصانیف ______ جو ان کے مقابلے میں تھیں، جتنا بھی مشنریوں کے خلاف وہ کتابیں لکھتے رہے وہ اس جذبے کے تحت......

مرزا ناصر احمد: جتنی مشنری ...... یہاں تو چند کتابیں لکھیں اور ان میں چند فقرے لکھے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ تو خیر جو کچھ بھی ہے ناں مرزا صاحب! یہ جو ہے......

مرزا ناصر احمد: نہیں، چند کتابیں، ساری کتابیں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی دوسرا سوال آ جاتا ہے جی، کہتا ہے:

''میں نے جتنی کتابیں لکھیں وہ پچاس الماریوں میں آ جاتی ہیں ______ انگریز کی تائید میں''۔

وہ آپ نے کہا کہ الماری کا سائز نہیں لکھا۔

(ہنسی)

مرزا ناصر احمد: میں نے پوچھا تھا کہ سائز کا تعین بھی ہو جائے

جناب یحییٰ بختیار: تو میں نے کہا کہ اب وہ تو مرزا صاحب کے گھر میں رہ گئی ہونگی الماریاں، اور آپ کا سائز کا معلوم ہوگا دو آتی ہیں، دس آتی ہیں!

مرزا ناصر احمد: نہیں، وہ نسخے ہیں ناں، نسخے، جن کے نسخے چند، دس، آٹھ، دس الماریوں میں آ گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پانچ سو، ہزار ہوگئیں؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں وہ میں نہیں کہتا۔ مرزا صاحب! سوال تو یہ تھا کہ انہوں نے الماریاں پچاس بھریں۔ بعض پمفلٹ ہوں گے، بعض بڑی کتابیں ہوں گی۔ اب یہ کہ الماریاں دو فٹ کی تھیں یا دس فٹ کی تھیں، یہ تو نہ مجھے علم ہے، یہ تو آپ کو شاید ہو۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جو کتابیں آپ نے لکھیں وہ ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کہتے ہیں کہ ''پچاس الماریاں'' ______ اور مرزا صاحب غلط نہیں کہیں گے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، میں کب کہتا ہوں کہ غلط کہیں گے۔ میرا جواب تو سن لیجئے مہربانی کر کے۔ کہتے ہیں "پچاس الماریاں جو ہیں وہ بھر گئیں۔" تو اس کا مطلب ہے، میرے نزدیک ______ میں نے ابھی rough اندازہ اپنے ذہن میں کیا ہے ______ کہ عام سائز کی الماری ہو تو یہ کوئی دو ہزار، اڑھائی ہزار Volumes نسخے یہ بھر دیتے ہیں ان کو۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ہی کتاب کی دو ہزار کاپیاں رکھیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں ہاں، یہی مراد ہے۔ یہ تو نہیں کہ دو ہزار......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں مرزا صاحب! یہ دیکھیں ناں وہ فرماتے ہیں......

مرزا ناصر احمد: اتنی لکھی ہی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ کتابوں کی فہرست بھی موجود ہے، کتابوں کی فہرست بھی موجود ہے، ایک کتاب نہیں ہے۔ اور یہاں لکھتے ہیں وہ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ کتابوں کی فہرست کونسی ہے؟

جناب یحییٰ بختیار:

> "میری عمر کا اکثر حصہ میں نے سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزارا ہے۔ (اکثر گزارا ہے)۔ میں نے ممانعت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں اس سے بھر سکتی ہیں"۔

مرزا ناصر احمد: Volumes آپ نے کل اٹھاسی لکھی ہیں......

جناب یحییٰ بختیار: کل کتابیں؟

مرزا ناصر احمد: کل اٹھاسی کتب لکھی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک میں یہ سخت الفاظ بھی نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں تو یہ مرزا صاحب!......

مرزا ناصر احمد: جو ہے ''کتاب'' وہ واقعہ کے ساتھ اس کو سامنے رکھ کے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، دیکھئے مرزا صاحب! یہ میں clarification کے لئے ضروری سمجھتا ہوں، میری ڈیوٹی تھی......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کیونکہ impression یہ پڑتا ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......کہ مرزا صاحب نے ساری عمر کا بڑا حصہ، بیشتر حصہ، انگریز کی تائید و تعریف میں کتابیں لکھیں، پانچ ...... پچاس الماریاں اس سے بھر گئیں۔ اور سوال یہ آتا ہے کہ کیا اللہ میاں کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بھی اتنی کتابیں لکھیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں؟ کہ صرف انگریز پر لکھتے رہے؟ یہ سوال آتا ہے مسلمانوں کے دلوں میں۔ اس کا جواب دینا ہے آپ کو۔

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، ہاں جی، ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کی تفسیر، بیان، کہ خدا یہی خدا ہے جو اسلام نے پیش کیا، قران کریم کی جو ہے تفسیر، قرآن کریم کی عظمت کا بیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم بلند، ارفع شان اور عظمت اور آپ کی جلالت کے اظہار کے لئے جو کتابیں لکھیں، اس کے لئے پچاس الماریاں نہیں چاہئیں، اُس کے لئے پچاس ہزار الماریاں بھی کافی نہیں ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، جو مرزا صاحب نے لکھی ہیں ______ Volumes

جناب یحییٰ بختیار: نہیں آپ تو کہتے ہیں کل چھیاسی کتابیں لکھی ہیں !

مرزا ناصر احمد: اوہو! یہی تو میں سمجھا رہا تھا ۔ یہاں پچاس کتابوں سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر نئی کتاب کی ایک ایک جلد کر کے اور وہ پچاس بنائیں ، بلکہ ایک کتاب کی بھی اگر اتنی تعداد ہو جائے ۔

اور یہ جو ہے: ’’غصہ مٹانے کے لئے‘‘......

جناب یحییٰ بختیار: لسٹ تو بڑی لمبی چوڑی ہے ۔ اس پر ......

مرزا ناصر احمد: کوئی ......یعنی اگر یہ ہیں اٹھاسی سے زیادہ، تو مجھے بھی بتائیں، میری فہرست میں جو کمی ہے وہ میں نوٹ کر لونگا ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں ، اٹھاسی ______ چوبیس کتابیں یہاں ہیں اور رسالے ، اشتہارات، وغیرہ......

مرزا ناصر احمد: چوبیس کتابوں میں یہ بھی کسی نے تکلیف گوارا کی کہ دیکھے کہ ان میں سو صفحے کی کتاب ہے؟ تو جس قسم کا ریفرنس ہے......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب ! میں ......دیکھیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں insinuation کر رہا ہوں ۔ .... Please try to appreciate

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، میں بھی نہیں، میں تو ایک بات بتا رہا ہوں ۔

جناب یحییٰ بختیار: ایک ایسے الفاظ آ گئے ہیں کہ ان میں سے ایک ایک کو دیکھا جائے ______ ’’پچاس الماریاں بھرتی ہیں‘‘ ______ اشتہارات ، رسالے ، کتابیں، وہ اس قسم کا ذکر کرتے ہیں clearwords میں کہ: ’’جس سے پچاس الماریاں بھر جاتی ہیں‘‘ ۔

مرزا ناصر احمد: جی، تو ہم سے پوچھیں ناں مطلب کیا ہے ۔

جناب یحییٰ بختیار: تو اس واسطے میں کہہ رہا ہوں کہ صاف مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ پچاس ...... ’’عمر کا زیادہ حصہ انگریز کے تائید میں میں نے گزارا‘‘۔ ’’پچاس الماریاں بھر گئیں‘‘ ۔ تو باقی عمر میں کیا حصہ رہا جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں گزارا ہو؟ اور کتنی کتابیں، الماریاں بھریں؟ یہ سوال آتا ہے جو آپ سے کوئی پوچھے گا۔

مرزا ناصر احمد: جی، ہر آدمی حق رکھتا ہے کہ یہ پوچھے۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ مجھے بھی حق ہے کہ میں بتاؤں۔

جناب یحییٰ بختیار: ہاں جی، مجھے یہ سوالات پوچھے گئے جبھی میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں ’’پچاس الماریاں بھر گئیں‘‘ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام حوالے اکٹھے کر لئے جائیں جو بعض ایسے مسلمان جن کو جلدی غصہ آ جاتا ہے، ان کے غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے اور خلاف اسلام حرکات سے انہیں محفوظ رکھنے کے لئے، جس کے نتیجے میں ملک میں امن پیدا ہو اور حکومت وقت کو پریشان نہ ہونا پڑے اور ان کے لئے لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم نہ ہو۔ وہ حوالے اور اس کے مقابلے میں ______ میں باقی سارے حوالے نہیں کہتا ______ صرف کوئی ایک عنوان لے کے، حوالے اکٹھے کرکے تو آپ کے یہاں میں submit کروا دوں گا۔ وہ پڑھ لیں، ان کی سطریں گن لیں، ان کے pages گن لیں، جس طرح ہو اپنی تسلی کر لیں۔ جو ایک دنیا نے تسلیم کیا ہے کہ جو تحریر ہے، اس کے معانی کا حق صرف اس کو ہے جو وہ تحریر لکھتا ہے یا جو اس کے ماننے والے ہیں، اگر وہ مامور ہونے کا دعویٰ کرتا ہے: ایک فقرہ لے کے مہدی موعود کے کتب میں سے، اس کے اوپر سوال بنانا ہر طرح جائز ہے، ہر ایک کو حق ہے۔ میں نے

پہلے بھی کہا، جس کو سمجھ نہیں آتا وہ سوال کرے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ____ ممکن ہے میں غلطی پر ہوں ____ کہ میرا یہ حق ہے کہ میں پوری طرح جواب دوں......

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، وہ میں نہیں کہہ سکا کہ آپ......

مرزا ناصر احمد: ......تو یہ جواب جو ہے، یہ جواب، جو آپ نے اب سوال یہ کیا کہ جو کچھ ساری عمر کے بڑے حصے میں لکھ کے انگریز کی تائید میں پچاس الماریاں بھریں، اس کے مقابلے میں اللہ اور اس کے رسول اور اسلام کی جو اس وقت ضروریات تھیں اور مسائل کے ......جو مسائل تھے، اور اسلام کے لئے جدو جہد کرنی تھی، اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو منصوبے بنانے تھے ان کے لئے تو پھر کوئی وقت ہی نہیں۔ ہاں، تو پھر میں نے یہ بتانا ہے کہ ان کی آپس میں نسبت کیا ہے۔ نسبت کا سوال ہو گیا ناں۔ تو اس نسبت کے لئے آپ مجھے وقت دیں تو، یا کسی ہمارے بزرگ ____ اتنے ہیں یہاں، بیٹھے ہوئے ____ کسی کے سپرد کر دیں۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ''غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے'' ان کا ایک ایک لفظ میں پروڈیوس کردونگا جس کی طرف اشارہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: میں ویسا مسلمان نہیں ہوں، میرے غصے کی بات نہیں ہے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، اوہو! نہیں، میں پھر انا للہ......میں معافی چاہتا ہوں، بالکل یہ مطلب نہیں تھا، بالکل یہ مطلب نہیں تھا میرا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جن کے متعلق یہ خیال کیا گیا کہ کہیں غصے میں آ کے خلاف ہدایت شریعت اسلام کوئی بات نہ کر بیٹھیں غصے میں، اور انگریزی حکومت کے لئے بھی لاء اینڈ آرڈر کا پرابلم پیدا ہو جائے، وہ جو ان کے لئے لکھا گیا۔ آپ کی تو بات ہی نہیں ہو رہی۔ آپ تو بڑے حلیم ہیں۔ میں بڑا ممنون ہوں آپ کا تو لیکن وہ میرا مطلب......

جناب یحیٰ بختیار: انسان کمزور ہوتا ہے، آدمی سے کوئی غلط بات ہو جاتی ہے، میں اس کے لئے معافی چاہتا ہوں اگر کبھی ہوئی ہے۔ اور میرا یہ insinuation نہیں ہے۔ صرف میرے سامنے جو سوال آئے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ٹھیک میرا مطلب یہ ہے کہ جب موازنہ کریں ــــــ میرا صرف اتنا مطلب ہے ــــــ جب موازنہ کرینگے پھر حقیقت واضح ہوگی۔ تو اس کی مجھے اجازت دیں میں موازنہ کر دیتا ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، میں تو صرف یہ پوچھتا ہوں مرزا صاحب! کہ آپ نے کہا کہ انہوں نے کل چھیاسی (۸۶) کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: اٹھاسی۔

جناب یحیٰ بختیار: اٹھاسی کتابیں، مرزا صاحب نے کل اٹھاسی کتابیں لکھی ہیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: اب اٹھاسی کتابیں تو پچاس الماریوں میں نہیں آتیں۔

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: یہ تو ایک الماری کی چیز ہے۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، اگر ایک ایک رکھی جائے تو نہیں آتیں۔

جناب یحیٰ بختیار: ہاں، تو عام، عام، نارمل ہو ......

مرزا ناصر احمد: ہوں، ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: ......تو اس کا یہ مطلب ہے کہ کچھ اور ہیں، کچھ اور کتابیں ہیں جو پچاس الماریوں میں آئیں۔

مرزا ناصر احمد: مطلب کچھ اور ہے۔ کچھ اور کتابیں نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں نے کہا تھا عام آدمی تو اندازہ کرتا ہے کہ مرزا صاحب نے پچاس الماریاں تو وہاں بھر دیں انگریز کی تائید وتعریف میں، زندگی کا زیادہ حصہ اسی میں گزارا، اور کچھ یہ کتابیں بھی لکھ دیں۔ اور باقی زندگی کا جو حصہ رہ گیا تھا، وہ پچاس الماریوں کا نہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں۔ تو اس کے بعد ابھی کوئی زیادہ evidence کی ضرورت نہیں ہے جو آپ بتائیں گے۔

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، زیادہ کی ضرورت تو وہ ہے کہ وہ لکھا ایک سمندر، خدا تعالیٰ کے کلام کی تفسیر کا، کہ جس کا ایک انسان کی زندگی میں، میرے جیسے کی، پوری طرح اس کو comprehand کرنا، اس کے مطلب کو اپنے میں سمیٹنا اور اپنا لینا، assimilation کے ذریعے، وہ بھی ممکن نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! کل بھی میں نے ایک سوال پوچھا تھا۔ اور......

مرزا ناصر احمد: وہ، وہ، اس کے......جواب ہیں کل والے کے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں وہ، وہ شاید آپ کے پاس کوئی اور جواب ہو ایک اور سوال تھا۔ میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی جو کتاب ہے “True Islam” جو کہ پیکچر ہے، اس میں وہ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کے جو خزانے تھے، چھپے ہوئے خزانے، وہ مرزا صاحب باہر لے آئے، ان کو ظاہر کیا دنیا پر، جو تیرہ (۱۳) سو سال تک ظاہر نہیں تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ تیرہ سو سال میں قرآن شریف کی کونسی آیات تھیں جس کے متعلق کوئی ایسی interpretation نہیں تھی جو مرزا صاحب نے ظاہر کی؟ مگر دو تین subjects کو چھوڑ کر ______ وہ subjects وہ آیات جو ان کی نبوت کو کسی طریقے سے ثابت کرنے کا تعلق ہو یا مسیح موعود کے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ٹھیک ہے، مجھے یاد ہے وہ سوال

جناب یحییٰ بختیار: مسیح موعود کے آنے کا یا جہاد کا______ ان کو چھوڑ کر باقی کونسی جگہ انہوں نے تفسیر کی جو کہ کسی نے پہلے نہیں کی تھی؟ آپ نے فرمایا ایک تو سورۃ فاتحہ پر انہوں نے ایسی تفسیر اس کی کی ہے کہ ستر فیصدی اس کا......

مرزا ناصر احمد: ......بالکل نیا ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: ......پہلے نہیں تھا، ۱۳۰۰ تیرہ سو سال میں، پہلی دفعہ مرزا صاحب نے کیا۔ ان میں سے صرف ایک آیت جو ہے آپ بتا دیں کہ کیا انہوں نے کہا ہے جو پہلے نہیں تھا۔ کیونکہ بہت بڑی چیز ہو جاتی ہے، ٹائم نہیں، صرف ایک جو آپ select کر لیں، جب انہوں نے یہ چیز کہی جو کہ تیرہ سو سال میں پہلے کسی نے نہیں کہی؟

مرزا ناصر احمد: جی، یہ میں بتا دوں پڑھ دونگا، اگلے session میں میں لے آؤنگا، پڑھ دونگا۔

جناب یحییٰ بختیار: ابھی یہی دیکھیں، پھر یہ اسی میں فرماتے ہیں، خط میں:

> ''دوسرا قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ سال کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں'' اور پھر ان سے آخیر میں ایک اور بھی گزارش کرتے ہیں A life time......

مرزا ناصر احمد: اس کا حوالہ کیا ہے؟

جناب یحییٰ بختیار: اسی letter سے۔

مرزا ناصر احمد: اچھا، اسی letter سے۔

جناب یحییٰ بختیار: اسی کے extracts میں پڑھ رہا ہوں، کیونکہ بہت لمبا ہے وہ۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ لمبا ہے، اس میں سے۔ پھر وہ آخیر میں التماس کرتے ہیں:

''التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار، جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔

اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان سے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیات کی توجہ کی درخواست کریں۔ تا کہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔ اور کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں......''

تو مرزا صاحب یہاں ''ایک خود کاشتہ پودا ــــــ انگریز کا'' کہہ رہے ہیں۔ یہ کن کی طرف اشارہ ہے؟

مرزا ناصر احمد: اپنے اس خاندان کی طرف جو پہلے گزر چکا۔

جناب یحییٰ بختیار: یا جماعت کی طرف؟

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں جماعت نے ، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں، ایک دھیلا کبھی انگریز سے نہیں لیا اور نہ کبھی جماعت نے چار مربع زمین لی جو بعض دوسرے علماء نے لی اس وقت ۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، مربعوں سے تو کسی کو protection......

مرزا ناصر احمد: اور جو، دیکھیں ناں ، یہ تو اس کے آخری فقرے جو ہیں، وہ خود اپنا جواب ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: دونوں چیزیں ہیں، مرزا صاحب ! میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ، میں نہیں کہتا کہ میں ٹھیک سمجھ رہا ہوں ۔ میں اس واسطے یہ clarification چاہ رہا ہوں کہ وہ خاندان کا ذکر کرتے ہیں اور بہت زیادہ ذکر کرتے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: مطالبہ کیا کرتے ہیں ؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، وہ ساتھ ہی کہہ رہے ہیں ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، مطالبہ کیا کرتے ہیں ؟______ کہ لوگ ہماری بے عزتی نہ کیا کریں۔

جناب یحییٰ بختیار:

''التماس ہے کہ سرکاری دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت......''

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں ، آگے پڑھیں ناں۔ ہاں، ہاں ، اب......

جناب یحییٰ بختیار:

''......جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار ، جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں ......'' یہ تو ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، آگے مطالبہ، آگے مطالبہ ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، پھر کہتے ہیں:

’’اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت عزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت ......‘‘

مرزا ناصر احمد: مجھے اور میری جماعت کو کیا کرے؟ مربع دے؟

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، نہیں، یہ......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، آگے تو پڑھیں۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں

’’......میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں......‘‘

مرزا ناصر احمد: آگے۔

جناب یحییٰ بختیار: تو، مرزا صاحب ’’خود کاشتہ پودا‘‘......

مرزا ناصر احمد: نہیں، نہیں، نہیں آگے پڑھیں جی، آگے اس کا جواب ہے۔

جناب یحییٰ بختیار:

’’ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے......‘‘

مرزا ناصر احمد: آگے، آگے۔

جناب یحییٰ بختیار:

’’......لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت کی توجہ کی درخواست کریں تا کہ ہر شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے‘‘۔

مرزا ناصر احمد: ”بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے“ ـــــــ یہ مطالبہ ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں نہ:

”......کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں ـــــــ
اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل لکھتا ہوں ......“

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، وہ تو بعد کی بات ہے۔ صرف یہ ساری تمہید کا مطالبہ یہ ہے کہ بلاوجہ کوئی ہماری آبروریزی نہ کر سکے۔

جناب یحیٰ بختیار: اپنے خاندان کے لئے protection چاہتے ہیں گورنمنٹ سے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، وہ عزتی نہ کرے کوئی۔

جناب یحیٰ بختیار: وہی میں کہتا ہوں کہ protection چاہ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: No, No, نہیں، Protection بہت وسیع ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: عنایت، مہربانی چاہتے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، مہربانی۔ وہ تو ایک شکر گزار ......جو دماغ ہے، وہ اس چیز کو، وہ اس چیز کو ـــــــ ”کہ کوئی بلاوجہ ہماری آبروریزی نہ کرے“ ـــــــ اس کو اتنی مہربانی سمجھتا ہے کہ اس نے کر دی۔ یہ تو ایک شان کا ہے ...... یہاں اعتراض کا تو کوئی موقع نہیں......

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، مرزا صاحب! ایک ......

مرزا ناصر احمد: ......کوئی مربعے مانگے؟ کوئی پیسے لئے؟ کوئی رعایتیں لیں؟ کوئی نوکریاں مانگیں؟

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، یہ تو میں سمجھتا تھا کہ آپ کا یہ خیال ہے کہ انگریز کی گورنمنٹ انصاف کی گورنمنٹ ہے، وہاں ظلم نہیں ہوتا تھا، عدالتیں تھیں، جسٹس تھا، رول آف لاء تھا، دین کے معاملے میں دخل نہیں دیتے تھے......

مرزا ناصر احمد: ......اور پھر بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا!

جناب یحییٰ بختیار: ......اور پھر اگر یہ right انسان کو مل گیا تو پھر اتنی زیادہ خاندانی خدمات اور خوشامد کی کیا ضرورت تھی! یہ تو right تھا ''میں نے چونکہ اتنی خدمت کی ہے، اتنی میں نے آپ کی تعریف کی ہے، میرے خاندان نے اتنی خدمت کی ہے، مجھ پر ذرا مہربانی کریں، مجھ پر ظلم نہ ہونے دیں''۔ یہ تو کوئی گورنمنٹ نہیں ہے اگر جس کی آپ تائید کرتے ہیں!

مرزا ناصر احمد: بات سنیں، یہ جو حقیقت ہے وہ تو حقیقت ہے، اسے تو کوئی نہیں بدل سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ......

Mr. Yahya Bakhtiar: Here I agree with you.

مرزا ناصر احمد: ......حقیقت یہ ہے کہ نہ انگریز سے ایک پیسہ لیا______ Don't you agree with it?

جناب یحییٰ بختیار: نہیں جی، میں نہیں جانتا۔

مرزا ناصر احمد: ہاں، پھر میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ نہ کبھی کوئی زمین لی، نہ کبھی کوئی نوکریاں لیں، نہ کبھی کوئی خطاب وہ لئے، ہر چیز کو ٹھکرا دیا، اور مانگا صرف یہ کہ عزت کی زندگی ہمیں گزارنے دیں۔ اور ایک شریف انسان کی زبان سے یہ نکلا کہ اگر تم یہ بھی کرو گے تو ہم تمارے بڑے مشکور ہونگے۔

Mr. Yahya Bakhtiar: (Addressing the Chair) shall we continue after lunch? Because next subject with..........

Mr. Chairman: Yes?

Mirza Nasir Ahmad: After lunch.

Mr. Chairman: Yes, no, in the evening.

Mr. Yahya Bakhtiar: We break for lunch?

Mr. Chairman: The Delegation is permitted to leave, to come at 6.00 p.m. چھ بجے شام۔

The honourable members has will keep sitting.

Mr. Yahya Bakhtiar: 6 O'clock.

Mr. Chairman: 6.00 p.m.

جناب یحیٰ بختیار: مرزا صاحب! ایک بات میں بھول جاتا ہوں، ابھی تو ایڈجرن ہو گیا، صرف کوئی remind کرانا ہے آپ کو۔ یہ شروع میں جو کچھ فتوؤں کا آپ نے ذکر کیا تھا، بریلوی سکول، دیوبندی سکول، تو انہوں نے کہا کہ ان کی جو کتابوں میں شائع ہوئے ہیں اوریجنل، وہ لسٹ بتا دیجئے، کتابیں دیکھا دیں، کیونکہ یہ کوئی سوال پوچھنا چاہتے تھے......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: ......تو پہلے گزارش کی تھی، وہ جو ''محضر نامہ'' میں ذکر آیا ناں جی کئی فتوؤں کا، ایک فرقے کے دوسرے کے خلاف، تو آپ نے کتابیں quote کی ہیں، وہ کتابوں کی ضرورت تھی۔

مرزا ناصر احمد: کونسا؟ وہ شام کو، جو ہیں وہ لے آئیں گے۔

جناب یحیٰ بختیار: ہاں۔

(The Delegation left the Chamber.)

Mr. Chairman: Anything that the honourable members would like to say?

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی: آپ ان سے یہ فرمایا کریں جو آپ شروع میں فرمایا کرتے تھے:

"Delegation may report back at such and such time."

Mr. Chairman: The House Committee will meet at 5.30.

5.30 میں اس واسطے کہہ رہا ہوں کہ آدھا گھنٹہ کا margin لازماً رکھنا پڑتا ہے۔

ایک آواز: آنا چاہیئے ان لوگوں کو in time.

Mr. Chairman: 5.30; The quorum bell will start ringing at 5.30. By 6.000 the quorum should be complete. I have given then 6.00 O'clock.

Thank you very much.

The special Committee adjourned to re-assembled at 5.30 p.m.

The special Committee re-assembled after lunch break Mr. Chairman (Sahibzada Farooq Ali) in the Chair.

جناب چیئرمین: اُن کو بلا لیں، باہر بٹھا دیں۔ ان کو بھی بلا لیں۔ اٹارنی جنرل صاحب آ رہے ہیں۔ ہاں، ہاں ٹھیک ہے۔ ان کو بھی بلا لیں، ڈیلی گیشن کو بھی۔

(The Delegation entered the Chamber)

Mr. Chairman: Yes, Mr. Attorney General.

جناب یحییٰ بختیار: مرزا صاحب! میں وہ ...... میں مرزا صاحب کا وہ خط پڑھ رہا تھ جو انہوں نے گورنمنٹ کو لکھا تھا۔ یہاں سوال یہ تھا کہ:

> ''اس خود کاشت پودا کی نسبت نہایت ہی احتیاط اور تحقیق سے کام لیں اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائیں کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداریوں اور اخلاق کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں''۔ آپ نے فرمایا کہ ''یہ خود کاشتہ پودا'' مرزا صاحب کے خاندان کی طرف اشارہ ہے، جماعت کی طرف نہیں، یا......

مرزا ناصر احمد: یہ جو ہے ناں خط، یہ شروع سے اس طرح چلتا ہے:

"بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ"

اس کے ....

(وقفہ)

اگر اجازت ہو، میں ابھی ......ذرا لمبا چلے گا۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، میں صرف یہ کہتا تھا کہ آپ جب اس کے بارے میں کچھ clarification دیں تو میں یہ "پودا" جو ذکر آیا اس کا، تو میں اس وقت آپ سے پوچھ رہا تھا کہ یہ جماعت کی طرف اشارہ ہے یا خاندان کی طرف اشارہ ہے یا مرزا صاحب کی ذات کی طرف اشارہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، یہ خاندان کی طرف اشارہ ہے۔ تو اس قسم کے مرزا صاحب مزید سوال یہ آ جاتے ہیں کہ یہ آپ کا خاندان تو بڑا پرانا مغل خاندان ہے ......

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحییٰ بختیار: ......اور یہ سمرقند سے مرزا صاحب کے بزرگ آئے تھے۔ انگریز کا تو یہ "کاشتہ پودا" نہیں ہوسکتا۔ دوسرا یہ کہ مرزا صاحب کے بارے میں بھی نہیں کہہ سکتے کہ انگریز کا خود کاشتہ پودہ تھا......

مرزا ناصر احمد: نہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو یہ صرف جماعت جو ہے انگریز کے دور میں......

مرزا ناصر احمد: جماعت جو ہے، صرف اسی کے متعلق زیادہ وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود کاشتہ پودا نہیں ہے۔

جناب یحییٰ بختیار: نہیں، تو میں یہ کہتا ہوں، وہ جو کہہ رہے ہیں مرزا صاحب، یہ تو Process of elimination ہے کہ ایک ......

مرزا ناصر احمد: اس کا جواب تو میں لمبا دے سکتا ہوں۔

جناب یحیٰ بختیار: ......مغل خاندان جو ہے، اس کی فیملی سے تعلق ہے، اور یہ انگریز خود کاشتہ فیملی نہیں تھی، جو میں تھوڑا بہت پڑھ چکا ہوں......

مرزا ناصر احمد: یہ اس کا جو ہے سارا شروع سے پڑھیں اگر، تو اس میں جواب ہے۔ اگر مجھے اجازت دیں تو میں جواب دے دیتا ہوں ورنہ۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں جی، میں صرف اپنا سوال clarify کرنے کے لئے عرض ر رہا ہوں کہ یہ جو ہے ناں ”خود کاشت پودا“ یہ خاندان پر نہیں apply ہوتا، اس جوہات سے جو میں نے بتایا کہ مغل خاندان کی فیملی ہے، مشہور فیملی ہے، well-to-do-famil ہے۔ دوسرے یہ ہے......

مرزا ناصر احمد: آپ وجہ لے رہے ہیں باہر سے، حالانکہ وجہ اس کے اندر موجود ہے۔

جناب یحیٰ بختیار: نہیں، وہ آپ بتا دیں گے ناں جی۔

مرزا ناصر احمد: جی۔

جناب یحیٰ بختیار: اور دوسرے یہ کہ مرزا صاحب پر بھی یہ نہیں ہو سکتا سوائے جماعت کے کہ ان کے زمانے میں یہ وجود میں آئی، انگریز کے زمانے میں۔ اور یہ implication ہے کہ انگریز نے بنائی یا بنوائی۔ اس کو دور کرنے کے لئے آپ clarification کر دیں۔

مرزا ناصر احمد: جی، بالکل۔

جناب یحیٰ بختیار: اور ایک ساتھ ہی میں یہ عرض کروں گا کہ اسی خط میں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

”کہ میں بار بار اعلان دے چکا ہوں کہ میرے بڑے بڑے پانچ اصول ہیں......“

را-ولوں کے بعد پھر وہ کہتے ہیں:

”چوتھے یہ کہ اس گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جس کے ہم زیر سایہ ہیں، یعنی گورنمنٹ انگلشیہ، کوئی مفسدانہ خیالات دل میں نہ لانا اور خلوص دل سے

اس کی اطاعت میں مشغول رہنا‘‘۔

یہ اس پر آپ ذرا clarification دے دیجئے۔

مرزا ناصر احمد: میں یہ............

جناب یحییٰ بختیار: کیسی یہ محسن تھی؟ کیا احسان تھے؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی۔ یہ وہ میں ......بالکل، بالکل۔ ہاں، ہاں میں کوشش کروں گا، جلدی ختم ہو جائے۔ یہ خط یہاں سے شروع ہوتا ہے......

جناب یحییٰ بختیار: یہ، مرزا صاحب! وہ دوسرا ابھی جو ہے ناں......

مرزا ناصر احمد: ......وہ بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔

جناب یحییٰ بختیار: وہ بھی آج ......اس وقت آپ نے کہا تھا کہ اس میں کچھ کافی لمبا جواب ہے......

مرزا ناصر احمد: ہاں، ہاں، ہاں۔

جناب یحییٰ بختیار: ......تو اس پر بھی مجھے خیال نہیں تھا، صبح پوچھنا تھا، تا کہ...... ٹائم کم رہ گیا ہے۔ اس کا بھی آنا ضروری ہوگا۔

مرزا ناصر احمد: وہ میں ابھی اس کے بعد شروع کر دیتا ہوں:

’’چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشواء اور امام اور پیر یہ راقم ہے، پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں زور سے پھیلتا جاتا ہے اور بڑے بڑے تعلیم یافتہ، مہذب اور معزز عہدہ دار اور نیک نام رئیس اور تاجر پنجاب اور ہندوستان کے اس فرقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور عموما......‘‘

جناب یحییٰ بختیار: یہ شروع سے آپ پڑھ رہے ہیں؟

مرزا ناصر احمد: ہاں جی، شروع سے۔ ویسے میں بیچ میں چھوڑتا جاؤنگا:

’’......اور عموماً پنجاب کے شریف مسلمانوں کے نو تعلیم یاب جیسے بی۔ اے،

> ایم ۔ اے اس فرقے میں داخل ہیں اور داخل ہو رہے ہیں اور ایک گروہ کثیر ہو گیا ہے جو اس ملک میں روز بروز ترقی کر رہا ہے ۔ اس لئے میں نے یہ قرین مصلحت سمجھا کہ اس فرقہ جدیدہ اور نیز اپنے تمام حالات سے جو اس فرقے کا پیشواء ہوں، حضور گورنر بہادر کو آگاہ کروں ۔ اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ ہرایک فرقہ جو ایک نئی صورت سے پیدا ہوتا ہے، گورنمنٹ کو حاجت پڑتی ہے کہ اس کے اندرونی حالات دریافت کرے۔ اور بسا اوقات ایسے نئے فرقے کے دشمن اور خود غرض، جنکی عداوت اور مخالفت ہر ایک نئے فرقہ کے لئے ضروری ہے، گورنمنٹ میں خلاف واقعہ خبریں پہنچاتے ہیں اور مفسد یا نہ مخبریوں سے گورنمنٹ کو پریشانی میں ڈالتے ہیں ۔ پس چونکہ گورنمنٹ عالم الغیب نہیں ہے، اس لئے ممکن ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ایسی مخبریوں کی کثرت کی وجہ سے کسی قدر بدظنی پیدا کرے یا بدظنی کی طرف مائل ہو جائے ۔ لہذا گورنمنٹ عالیہ کی اطلاع کے لئے ۔ چند ضروری اور ذیل میں لکھتا ہوں :
>
> (ا) سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجے پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے (وہ خاندان) چنانچہ چیف کمشنر بہادر......“

آگے وہ چٹھیوں کی جو تاریخیں ہیں، وہ بڑی اہم ہیں۔ ایک تاریخ ہے ......اس سے پہلے میں یہ بتا دوں کہ آپ کا دعویٰ ۱۸۹۱ء کا ہے eighteen ninety one یہاں جو خط ہے اس کی تاریخ پہلے کی ہے eighteen fifty-eight اٹھارہ سو اٹھاون دوسرے کی ہے

۱۸۷۶ء June اور تیسرے کی ہے ۱۸۴۹ء۔ تو یہ خاندان کے متعلق ہے۔ اس عمر میں ایک نوجوان کی حیثیت سے زندگی گزار رہے تھے اور آپ کا ان خاندانی حالات سے کوئی تعلق نہیں تھا پہلے کی ہیں یہ ساری چٹھیاں یہاں یہ بتایا کہ گورنمنٹ ہمیشہ سے یہ جانتی ہے، خطوط آئے ہوئے ہیں ان کے، کہ ہم مفسد نہیں، امن پسند ہیں، خاندانی لحاظ سے، اپنے متعلق نہیں ابھی بات شروع ہوئی:

> ”(۲) دوسرا اور قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد (جہاد کا جو غلط خیال ہے اس کو) کہ دور کروں......“

جہاد کے خلاف نہیں، جہاد کے غلط خیال کو دور کروں:

> ”......جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں اور اس سلسلے میں......“

نمبر دو کے نیچے آپ لکھتے ہیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا کتابیں بھیج کر:

> ”......عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کر کے، ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطلع کیا۔ ان کو یہ اطلاع دی کہ ہم لوگ کیونکر امن اور آرام اور آزادی سے گورنمنٹ انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایسی کتابوں کے چھاپنے اور شائع کرنے میں ہزارہا روپیہ خرچ کیا گیا۔ مگر بایں ہمہ میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ میں نے کبھی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک

حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا۔ اور درحقیقت وجود سلطنت انگلشیہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے ایک نعمت تھی جو مدت دراز کی تکلیفات کے بعد ہم کو ملی۔ اس لئے ہمارا فرض تھا کہ اس نعمت کا بار بار اظہار کریں۔ ہمارا خاندان سکھوں کے ایام میں ایک سخت عذاب میں تھا۔۔۔۔ ہماری اور تمام پنجاب کے مسلمانوں کی (سکھوں کے زمانے مں ہماری اور پنجاب کے تمام مسلمانوں کی) دینی آزادی کو بھی روک دیا۔ ایک مسلمان کو بانگ نماز پر مارے جانے کا اندیشہ تھا۔ (اور کئی ایسے واقعات ہوئے کہ اذان دی اور ان کو قتل کر دیا گیا) چہ جائیکہ اور رسوم عبادات آزادی سے بجا لا سکتے۔ پس یہ اس گورنمنٹ محسنہ کا ہی احسان تھا کہ ہم نے اس جلتے ہوئے تندور سے خلاصی پائی۔ (جو سکھوں کا تھا۔) خدا تعالیٰ نے (وہ سکھوں کے اس عذاب سے کہ اذان دینا بھی بند ہو گیا تھا چھڑانے کے لئے) ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کے لئے بھیج دیا“۔

اور پھر آگے وہ سارے وہ احسانات وغیرہ کا ذکر کر کے:

”......مگر میں جانتا ہوں ......“ یہ اس پیرا کے آخر میں ہے، تین سطریں اوپر:

”......مگر میں جانتا ہوں کہ وہ اسلام کی اس اخلاقی تعلیم سے (وہ جو بعض ان پڑھ مسلمان ہیں اور غلط خیال جہاد کا رکھتے ہیں وہ اسلام کی اس اخلاقی تعلیم سے بھی) بے خبر ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہ کرے وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا۔“ یعنی اپنے محسن کا شکر کرنا ایسا فرض ہے جیسا کہ خدا کا:

”......یہ تو ہمارا عقیدہ ہے۔ مگر افسوس کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس لمبے سلسلہ اٹھارہ برس کی تالیفات کو جن میں بہت سی پر زور تقریریں اطاعت

> گورنمنٹ کے بارے میں ہیں کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اس کا اثر محسوس نہیں ہوا لہذا میں پھر یہ یاد دلاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں اور اشتہاروں کو توجہ سے دیکھا جائے اور وہ مقامات پڑھے جائیں (یہ بڑا اہم ہے۔ وہ ساری کتابیں جہاد کے متعلق نہیں ہیں) اور وہ مقامات پڑھے جائیں جن کے نمبر صفحات میں نے ذیل میں لکھ دیئے ہیں۔۔۔۔"

پہلی دو ...... دو صفحے ساری کتاب کے "براہین احمدیہ" حصہ سوم، بڑی کتاب ہے۔ اس میں صرف دو صفحے لکھے ہوئے ہیں اس کے متعلق، اور وہ بھی جہاد کی حقیقت جو آپ سمجھتے تھے اس کے متعلق "براہین احمدیہ" حصہ چہارم، چار صفحے۔ اور یہ "نوٹس درباره توسیع دفعہ 298"۔ اور کتاب "آریہ دھرم" اس کے ہیں کوئی چھ، سات صفحے۔ اور آگے ہے "التماس" یہ اشتہار ہے۔ اس کے چار صفحے۔ اور پھر آگے اشتہار ہے۔ "آئینہ کمالات اسلام" بڑی موٹی کتاب ہے اتنی بڑی کتاب کئی سو صفحے کی چھ سات سو صفحے کی ہے، چھ سو صفحے کی کتاب میں سے سترہ سے بیس تک، یہ ہو گئے چار، اور پانچ سو گیارہ سے اٹھائیس تک، یہ ہو گئے ستاراں، یہ سارے یہ صفحے ہیں۔ اعلان در کتاب "نورالحق" تئیس سے چون صفحے تک۔ اور کتاب "شہادت القرآن" یہ چند صفحے ہیں۔ "نورالحق" حصہ دوم انچاس، پچاس، صرف دو صفحے ہیں ساری کتاب کے۔ "سر الخلافہ" صفحہ اکہتر بہتر، تہتر۔ یہ بھی پہلے ضروری نہیں کہ پہلے صفحے سے، اکہتر سے شروع ہو، اس کے صفحے کے کسی حصے سے شروع ہے۔ اور تہتر کے کسی حصے میں ختم ہوگیا۔ "اتمام الحجۃ" پچیس سے، اسی طرح تین صفحوں کے اندر یہ آ گیا۔ اور اسی طرح ان کتابوں کے، جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں، یہ سارے صفحے مل کے سو بھی نہیں بنتے۔